مرنے والے کا حق

امام جعفر صادقؑ کا فرمان ہے جس پر حج واجب تھا اور وہ انجام دیے بغیر مر گیا تو وہ یہود یا عیسائی کی موت مرا۔ فقہی اعتبار سے اگر کوئی آدمی اس حالت میں مرا کہ اس پر حج واجب تھا تو اس کے وارثوں پر واجب ہے کہ اس کے ترکہ میں سے زکوٰۃ، خمس، قرضہ اور حج کا خرچ نکال کر اس کی طرف سے حج کروائیں۔ [illegible] کے بغیر وارثوں کے ترکہ کو استعمال کرنا حرام ہے۔

یہ خیال رہے کہ نیابت کا حج ہر شخص سے نہیں کروا سکتے۔ بلکہ بہتر یہی ہے کہ صرف کسی عالم دین ہی سے ایسا حج کروائیں۔ اس سلسلہ میں کاروانِ سلمان آپ کی رہنمائی کے لیے حاضر ہے۔

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا

مناسکِ حج

(موجودہ دور کے دونوں مراجع کے فتاویٰ کے مطابق)

از

مولانا محمد صادق حسن

کاروانِ سلمان
۳۰۶ - لکشمی بلڈنگ - ایم اے جناح روڈ کراچی
فون نمبر: ۷۱۰۸۱۷ ۵۵۱۹۱۷

طبع اوّل ـــــ ١٩٨٠ء
تعداد ـــــ ١٠٠٠
طبع دوئم ـــــ ١٩٨٤ء
تعداد ـــــ ١٠٠٠
طبع سوئم ١٩٨٩ء
تعداد ـــــ ١٠٠٠
مطبع ـــــ العباس پرنٹرز کراچی
ناشر ـــــ کاروانِ سلمان کراچی پاکستان
کتابت ـــــ جعفر صادق اشرف راحت
ہدیہ ـــــ دس روپے صرف

(جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ)

فہرست

تعارف 3
عازم حج کیلئے چند اہم ہدایات 5
حج کس پر واجب ہے؟ 6
تقلید 8
خمس 9
قرأت 10
حج کا طریقہ 11
حج کا وقت 12
مختصر طریقہ 12
عمرہ تمتع کا طریقہ 13
میقات سے احرام باندھنا 13
نذر 15
احرام 17
محرمات 19
خانہ کعبہ کا طواف 22
نماز طواف 24
سعی 25
حلق یا تقصیر 26
مکہ مکرمہ میں کیا کریں 26
حج تمتع 28

○ احرام باندھنا 28
○ عرفات میں ٹھہرنا 29
○ مشعرالحرام میں ٹھہرنا 29
○ کنکریاں مارنا 30
○ قربانی 31
○ سر منڈوانا یا تقصیر 33
اعمال مکہ 34
○ طواف کعبہ 34
○ نماز طواف کعبہ 34
○ سعی 35
○ طواف النساء 35
○ منیٰ میں رات گزارنا 35
○ رمی الجمرات 36
منیٰ سے واپسی 36
چند قابل توجہ امور 37
عمرہ مفردہ 38
دوسرے عمرے 39
عورتوں سے متعلق چند مسئلے 41
○ عمرہ تمتع میں حیض آجائے 42
○ حج تمتع میں حیض آجائے 43
مدینہ منورہ میں کیا کریں 44
○ مسجد نبوی کے اعمال 44
○ جنت البقیع کے اعمال 45
○ میدان احد کے اعمال 45
○ مسجد قباء 45
○ میدان خندق 45
○ میدان بدر 46
○ خیبر 46
چند بڑی غلطیاں و غلط فہمیاں 46

بسمہ تعالیٰ

تعارف

سنہ ۱۹۷۸ء کا ذکر ہے، کراچی کے چند مخلص و دیندار جوانوں کے ذہن میں یہ خیال آیا کہ مومنین کی ایک بڑی تعداد جن پر حج واجب بھی ہے صرف اس سفر کی مشکلات سے گھبرا کر واجب فریضہ کی ادائیگی سے گریز کرتے ہیں اور اگر اس سلسلے میں ان کی اعانت کی جائے تو عازمین حج کی تعداد بڑھ سکتی ہے۔ اسی سال تجرباتی طور پر ایک قافلہ جس کا موجودہ نام کاروان سلیمان ہے ترتیب دیا گیا اور الحمد اللہ گیارہ سال سے یہ سلسلہ ہر سال ترقی کے ساتھ جاری ہے۔ اسی دوران یہ محسوس ہوا کہ عازمین کی مزید سہولت کی خاطر دو اور چیزیں انتہائی اہم ہیں۔ ایک وڈیو فلم اور دوسرے ایک مختصر کتاب جو مراجع کی مناسک حج کی تفہیم میں سہولت پیدا کرسکے۔ سنہ ۱۹۸۳ء میں ایک وڈیو فلم مناسک حج کے عنوان سے تیار کی گئی جس کے بارے میں اطلاع یہی ہے کہ وہ عازمین حج کے لیے مفید ثابت ہو رہی ہے۔ یہ وڈیو فلم

نجفی کیسٹ لائبریری اور اس سے ملحقہ دیگر تمام کیسٹ لائبریریوں میں دستیاب ہے۔ بیرون ملک عرب امارات، مشرقی افریقہ، برطانیہ، امریکہ و کنیڈا میں بھی یہ فلم موجود ہے۔ دوسری چیز ایک مختصر کتاب کی تالیف تھی جس میں تین اہم مقاصد پیش نظر تھے :

① ہر عازم حج کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے مرجع کی مناسک حج کا مطالعہ کرے لیکن ایک عام شخص کے لیے براہ راست یہ کام بہت مشکل ہے، پس ایسی کتاب لکھی جائے جو مرجع کی مناسک حج کے سمجھنے میں آسانی پیدا کر سکے۔

② عام کتابوں میں حج کے واجبات و مستحبات اور عام پیش آنے والے مسائل اور نادر الوقوع مسائل کو ملا کر اس طرح لکھا گیا ہے کہ عازم حج خصوصاً خواتین کے لیے ان کو سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس لیے ایک ایسی کتاب کی ضرورت تھی جس میں صرف واجبات کا بیان ہو تاکہ پھر دیگر کتب کو سمجھا جا سکے۔

③ کتاب حجم و سائز کے اعتبار سے اتنی مختصر ہو کہ ہر وقت عازم حج کے ساتھ رہ سکے۔

انہی مقاصد کے پیش نظر ۱۹۸۰ء میں یہ کتابچہ تحریر کیا گیا جس کا تیسرا ایڈیشن آپ کے سامنے ہے۔ اس دوران بہت سے نئے مسائل پیدا ہوئے جس کی وجہ سے یہ تیسرا ایڈیشن بالکل نئے سرے سے تحریر کیا گیا ہے اور اس میں تازہ ترین فتاویٰ شامل کیے گئے ہیں۔ حتی الامکان احتیاط کے باوجود اگر کسی قسم کی غلطی یا کمی کا احساس ہو تو آپ کے مشوروں کا خیر مقدم کیا جائے گا۔ مگر پھر یاد دہانی کرا دی جائے کہ یہ کتابچہ مسائل حج کا صرف ایک تعارف ہے۔ اس کے بعد اپنے مرجع کی مناسک حج کا مطالعہ ضرور کریں۔

صادق حسن

۲/سی رضویہ سوسائٹی

کراچی ۷۴۶۰۰

پاکستان

حج

کس پر واجب ہے

اور

عازم حج کے لیے چند اہم ہدایات

باسمہ تعالیٰ

حج اسلام کا ایک اہم رکن، ایک عظیم الشان عبادت اور اہم ترین فریضہ ہے اور ہر اس آدمی پر واجب ہے جس میں استطاعت ہو۔ اس میں کوئی فرق نہیں چاہے مرد ہو یا عورت، جوان ہو یا بوڑھا۔ اگر واجب ہونے کے بعد حج نہ کیا تو روایات میں ہے کہ جب وہ مرے گا تو یہودی کی موت مرے گا یا عیسائی کی اور قیامت کے دن بھی وہ یہودی اور عیسائی کی صورت میں اٹھایا جائے گا۔ جب کہ دوسری طرف حج کرنے والے کے لیے خوشخبری ہے کہ اس کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور وہ اتنا پاک و پاکیزہ ہو جاتا ہے جتنا اس دن تھا جب وہ پیدا ہوا تھا۔ اب ہر مومن کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس اہم ترین فریضہ کو ادا کرے اور غفلت نہ برتے۔ چونکہ حج قبول ہونے کی صورت یہی ہے کہ اسے صحیح طریقے سے شریعت کے بتائے ہوئے احکام کے مطابق ادا کیا جائے۔ اس لیے اس مختصر سے کتابچہ

کو ترتیب کیا گیا ہے کوشش کی گئی کہ اسے موجودہ دور کے ان دو مراجع کے فتاویٰ کی روشنی میں تحریر کیا جائے جن کی تقلید اکثر اردو داں مومنین کرتے ہیں۔

حج کس پر واجب ہے

جس شخص میں مندرجہ ذیل شرائط پائی جاتی ہیں اُس پر حج واجب ہے :

(۱) بالغ ہو۔

(۲) عاقل ہو۔

(۳) آزاد ہو۔

(۴) اتنا وقت ہو کہ مکّہ جاکر تمام اعمالِ حج بجالاسکے۔

(۵) آنے جانے کے لیے سواری اور سفر کے اخراجات (مثلاً مکّہ میں قیام وطعام اور قربانی) موجود ہوں۔

(۶) جن لوگوں کا نان ونفقہ اس پر واجب ہے انھیں اپنی واپسی تک کے اخراجات دینے کے پیسے ہوں۔

(۷) راستہ محفوظ ہو یعنی راستہ میں جان، مال اور عزت کو کوئی خطرہ نہ ہو۔

(۸) صحت کے اعتبار سے سفر کے قابل ہو یعنی ایسا مرض یا کمزوری نہ ہو کہ راستے کی مشکلات برداشت نہ کرسکے۔

(۹) حج سے واپسی پر اپنے اور گھر والوں کے لیے روزی کما سکے۔

اہم نوٹ

(۱) اگر ماں یا باپ نے حج نہیں کیا تو اولاد پر سے حج ساقط نہیں ہے کیونکہ ماں باپ یا بیوی کو حج کرانا واجب نہیں ہے جبکہ خود حج کرنا واجب ہے اس لیے اگر کسی شخص کے پاس صرف اپنے حج کے پیسے ہیں تو خود اسی کو حج کرنا ہے دوسرے کو نہیں دے سکتا۔

(۲) اگر بیٹے یا بیٹیوں کی شادی نہ ہوئی ہو تو حج معاف نہیں ہوتا ہے اس لیے اگر کسی کی بیٹیاں ہوں تو چاہے وہ غیر شادی شدہ ہوں، باپ پر حج واجب ہے۔ یہاں

تک کہ خود کی شادی بھی نہ ہوئی ہو تب بھی حج واجب ہے۔

(۳) عورت اگر صاحب حیثیت ہے تو اس پر بھی حج واجب ہے چاہے اس کے شوہر پر واجب نہ ہو۔ عورت کے حج میں محرم کی شرط نہیں ہے۔ عورت بغیر محرم کے بھی حج پر جا سکتی ہے بس شرط یہ ہے کہ سفر میں عزت و آبرو محفوظ ہو۔

(۴) اگر کسی آدمی نے قرض لیا ہے لیکن قرض ادا کرنے کا وقت ابھی نہیں آیا اور حج کے خرچ کے برابر رقم آگئی تو پہلے حج کرے گا بعد میں قرض ادا کرے گا۔ صرف قرض ہونے کی وجہ سے حج معاف نہیں ہے۔

(۵) انسان کے پاس اس کی حیثیت سے زائد جو چیز ہے مثلاً مکان، زمین یا کوئی اور چیز تو اس پر واجب ہے کہ اسے فروخت کر کے حج پر جائے۔

(۶) اگر عورت کے پاس اس کی حیثیت سے زائد زیورات ہیں یا عورت اب اتنی بوڑھی ہو چکی ہے کہ اسے زیورات کی ضرورت نہیں رہی تو اسے فروخت کر کے حج پر جائے۔ اسی طرح اگر عورت کے مہر کی رقم اتنی ہے کہ حج کا خرچ پورا ہو سکتا ہے اور یہ مہر اسے مل بھی سکتا ہے تو اسے طلب کر کے حج پر جائے۔

(۷) اگر کسی پر زکوٰۃ یا خمس واجب ہے اور اس کے پاس صرف اتنے پیسے ہوں کہ اگر زکوٰۃ یا خمس نکالے گا تو حج کا خرچ پورا نہ ہو سکے گا اس صورت میں پہلے زکوٰۃ و خمس نکالے اور اس پر حج واجب نہیں رہے گا۔

(۸) اگر کوئی اتنا بوڑھا یا کمزور ہو کہ حج کے سفر کی مشکلات برداشت نہ کر سکتا ہو تو اس پر حج واجب نہیں ہے لیکن اگر پہلے حج واجب تھا اور کر سکتا تھا اس وقت انجام نہ دیا اب بوڑھا یا کمزور ہو گیا تو جس طرح بھی ممکن ہو حج پر جائے اور اگر بالکل مجبور ہے تو اپنی زندگی میں دوسرے کو بھیجے۔ یہ بھی ممکن نہ ہو تو وصیت کرے۔

(۹) جس شخص پر حج واجب ہے اگر وہ مر گیا تو اس کے

ترکہ سے پہلے حج کی رقم نکالی جائے۔ یہ رقم نکالے بغیر ترکہ تقسیم کرنا حرام و گناہ ہے۔

(۱۰) [جب حج واجب ہو جائے تو فوراً ادا کرنا (یعنی اسی سال) واجب ہے۔ تاخیر کرنا جائز نہیں ہے۔ مرنے والے کی طرف سے بھی حج پہلے ہی سال ہونا چاہیے۔]

(۱۱) اگر حج واجب ہو تو عمرہ و زیارات سے پہلے اس کو انجام دینا ہوگا۔ عموماً ایک خاندان کے دو یا تین افراد کا عمرہ و زیارات کا خرچ ایک واجب حج کے برابر ہوتا ہے۔ اگر سب اپنے اپنے مال سے زیارت کر رہے ہوں تو امکان ہے کہ حج واجب نہ ہو لیکن اگر کوئی ایک شخص (مثلاً سربراہ خاندان) سب کا خرچ برداشت کر رہا ہو تو زیادہ امکان ہے کہ اس پر خود حج واجب ہو۔ ایسی صورت میں بہتر ہے کہ کسی عالم دین یا مسائل سے واقف شخص سے رجوع کر لیں۔

(۱۲) جب کسی میں مذکورہ شرائط پائی جائیں تو اس پر حج واجب ہو جائے گا۔ اس واجب حج کو حج اسلام کہتے ہیں۔ اس کی تین قسمیں ہیں۔ مگر دو قسمیں جن کو حج افراد و حج قران کہا جاتا ہے۔ فقط ان لوگوں پر واجب ہے جو مکہ کے اردگرد ۹۰ کلومیٹر (تقریباً ۵۶ میل) کے اندر رہتے ہیں۔ اس لیے ان کے ذکر کی ضرورت نہیں ہے مکہ سے ۹۰ کلومیٹر سے زیادہ فاصلے پر رہنے والے دنیا بھر کے تمام مومنین پر حج کی تیسری قسم جسے حج تمتع کہتے ہیں واجب ہے اور اسی کا طریقہ بیان کیا جائے گا۔ مگر اس سے قبل تین باتوں کا جان لینا اشد ضروری ہے۔

۱ ـــــ تقلید

۲ ـــــ خمس

۳ ـــــ قرأت

(۱) تقلید

دین کے احکام پر عمل کرنے کے لیے تقلید بھی لازم ہے۔ تقلید سے مراد ہے کہ امور دین میں اپنے دور کے بلحاظ علم سب سے بڑے عالم (مجتہد اعلم) کے فتاویٰ کی پیروی کی جائے اور تمام مسائل شرعیہ صرف اور صرف

اسی کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق انجام دیے جائیں۔ اس کے بغیر سارے اعمال خصوصاً حج باطل ہو سکتا ہے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ تقلید زندہ مجتہد کی ہو۔ مردہ مجتہد خواہ علم و تقویٰ کے اعتبار سے کتنا ہی بلند کیوں نہ ہو اس کی تقلید نہیں ہو سکتی۔ تقلید مرد کے لیے بھی ضروری ہے اور عورت کے لیے بھی۔ پس حج کرنے والا اگر تقلید میں نہیں ہے تو اپنے حج کو باطل ہونے سے بچانے کے لیے فوراً تقلید کرے اور پھر پورے عمل کے دوران صرف اس مسئلے یا اس کتاب پر عمل کریں جو اپنے مجتہد کے فتویٰ کی روشنی میں لکھی گئی ہو۔ اس کتابچہ میں آیۃ اللہ خوئی اور آیۃ اللہ خمینی (جن کو ہر جگہ رہبر لکھا جائے گا) کے مسائل کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ جہاں دونوں کے مسئلے یکساں ہیں وہاں بغیر کسی حوالے کے اور جہاں اختلاف ہے وہاں دونوں کے ناموں کے حوالے سے مسئلہ بیان کیا گیا ہے۔

نوٹ: جس مجتہد کی ہم تقلید کرتے ہیں اگر کسی مقام پر حتمی رائے نہ دے بلکہ احتیاط واجب کا لفظ استعمال کرے تو اس مسئلہ میں اور صرف اسی مسئلہ میں ہم اس کے بعد دوسرے بڑے مجتہد کی رائے پر بھی عمل کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہمیں صرف اور صرف اپنے ہی مجتہد کے فتویٰ کی پابندی کرنا ہے خواہ آسان ہو یا مشکل واضح رہے کہ ایسی کتاب پر بھی عمل نہیں کر سکتے جس کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ یہ ہمارے مجتہد کے فتویٰ کے مطابق لکھی گئی ہے یا نہیں خواہ کتاب کسی معتبر شخص یا ادارہ کی ہو۔

⑥ خمس

اگر کسی پر زکوٰۃ یا خمس واجب ہے تو پہلے ان کو ادا کرنا ہوگا ورنہ حج حرام ہو جائے گا اور اگر اسی مال سے احرام خریدا جائے تو حج غلط بھی ہو جائے گا۔ جو حضرات باقاعدگی سے خمس ادا کرتے ہوں ان کے لیے تو حج پر جانے سے قبل خمس کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ البتہ جنہوں نے اب تک خمس ادا نہیں کیا وہ حج پر جانے سے پہلے جن مجتہد کی تقلید میں ہوں ان کے نمائندے سے رجوع کریں تاکہ اس حیثیت سے بھی حج صحیح ہو سکے۔ اس مسئلہ میں خواتین خصوصی طور پر متوجہ ہوں۔

نوٹ: وہ مومنین یا مومنات جو اپنے مال سے حج نہیں کر رہے ہیں بلکہ کوئی اور ان کا خرچ برداشت کر رہا ہے۔ اگر آقا خوئی کی تقلید میں ہوں تو ان پر کوئی ذمہ داری نہیں۔ اگر رہبر کی تقلید میں ہوں اور

معلوم نہیں ہے کہ خرچ کرنے والا ہم پر جو مال خرچ کر رہا ہے اس میں خمس ہے یا نہیں تو ان کے لیے بھی کوئی ذمہ داری نہیں لیکن اگر یقین ہو کہ ہم پر خرچ کی جانے والی رقم پر خمس واجب ہے جو نہیں دیا گیا تو رہبر کے کسی نمائندے سے رجوع کریں تاکہ حج صحیح ہو سکے۔

۳ قرأت

حج کا ایک واجب جز نماز طواف ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ حج پر جانے والے کی نماز بھی صحیح ہونا چاہیے۔ اگر یقین یا اطمینان ہو کہ نماز صحیح ہے تب تو خیر ورنہ کسی عالم یا قابل اعتماد دیندار شخص سے اپنی نماز کی تصدیق کروالی جائے۔ خصوصاً الفاظ عربی کے صحیح انداز سے ادائیگی۔

اسی طرح تلبیہ (لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ) بھی درست طریقہ سے ادا کرنے کی مشق کرلی جائے۔

نوٹ: واضح رہے کہ پورے حج میں زبان سے پڑھی جانے والی صرف دو چیزیں واجب ہیں:

(۱) تلبیہ

(۲) طواف کی نماز

باقی حج کے کسی عمل کے دوران پڑھنے کی کوئی چیز واجب نہیں ہے۔

حج کا طریقہ

حج تمتع جو ہندوستان پاکستان ایران افریقہ

یورپ وامریکہ سے جانے والے صاحبان ایمان پر واجب ہے دو حصوں پر مشتمل ہے۔ یہ دونوں حصے مل کر ایک پورا حج قرار پاتے ہیں اور واجب فریضہ ادا ہوتا ہے۔

اس کے پہلے حصہ میں ایک عمرہ ادا کرنا ہوتا ہے جس کو عمرہ تمتع کہتے ہیں اور پھر دوسرے حصے میں حج ہوتا ہے جسے حج تمتع کہتے ہیں۔ جب یہ دونوں حصے انجام دے لیے جائیں تو حج مکمل ہوتا ہے۔ واضح رہے کہ اس کے پہلے حصے میں جو عمرہ ہے اور جسے عمرہ تمتع کہتے ہیں یہ اس عمرہ سے بالکل الگ ہے جسے عام طور پر سال کے عام دنوں میں لوگ مکہ جاکر انجام دیتے ہیں۔ یہ عام دنوں میں انجام دیا ہوا بھی عمرہ کہلاتا ہے مگر یہ عمرہ مفردہ ہے جبکہ حج میں پہلے جو عمرہ ہوتا ہے وہ عمرہ تمتع ہے

حج کا طریقہ

اور وہ علیحدہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا بلکہ حج ہی کا ایک حصہ ہے ۔ اس بات کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ پورے حج یعنی دونوں حصوں کے مجموعہ کا نام بھی حج تمتع ہے اور فقط اس کے دوسرے حصے کا نام بھی حج تمتع ہے ۔ غلط فہمی سے بچنے کے لیے اس کتاب میں پورے حج کو حج تمتع کے بجائے حج اسلام لکھا جائے گا اور صرف دوسرے حصے کو حج تمتع لکھا جائے گا ۔

حج کا وقت

واجب حج میں سب سے پہلے حصے میں عمرہ تمتع کرنا ہوتا ہے ۔ اس کا ایک خاص وقت ہے یعنی پہلی شوال سے ذی الحجہ کی ۹ تاریخ کو دوپہر سے پہلے پہلے کر لینا ہے (جبکہ عام دنوں کا عمرہ یعنی عمرہ مفردہ ، سال میں کسی وقت بھی ہو سکتا ہے) جب پہلا حصہ انجام دے لیں تو پھر دوسرے حصے کے شروع ہونے کا انتظار کریں ۔ دوسرا حصہ یعنی حج تمتع ۹ ذی الحجہ سے شروع ہو کر ۱۲ یا ۱۳ ذی الحجہ کو ختم ہوتا ہے ۔

مختصر طریقہ :

ماہ شوال سے ۸ ذی الحجہ کے دوران کسی بھی وقت حج کے پہلے حصہ عمرہ تمتع کی نیت کر کے مقررہ مقامات سے احرام باندھ کر مکہ آئیں ۔ مکہ میں پہلے خانہ کعبہ کا طواف کریں ۔ پھر مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز طواف بجا لائیں جس کے بعد صفا و مروہ کے درمیان سعی کریں یعنی سات چکر لگائیں ۔ پھر تقصیر (یعنی تھوڑے سے بال کاٹنا) کر کے احرام اتار دیں ۔ یہ حج کا پہلا حصہ عمرہ تمتع مکمل ہو گیا ۔ اب ۸ ذی الحجہ تک مکہ میں قیام کریں ۔ ۸ ذی الحجہ سے حج کا دوسرا حصہ حج تمتع شروع ہو گا ۔ پس مکہ میں کسی بھی مقام سے حج تمتع کی نیت سے احرام باندھ کر ۱۲ میل دور عرفات کے میدان جائیں ۔ ۹ ذی الحجہ کو زوال سے غروب تک وہاں قیام کریں غروب کے بعد عرفات سے متصل دوسرے میدان "مزدلفہ" میں آئیں ۔ یہ رات اور پھر صبح سورج نکلنے تک وہاں قیام کریں (بیمار، ضعیف اور خواتین کے لیے صبح تک ٹھہرنا ضروری نہیں ہے) ۔ طلوع آفتاب کے بعد ایک

تیسرے میدان "منیٰ" میں آئیں جہاں پہلے بڑے شیطان کو سات کنکر ماریں، پھر قربانی کریں اور پھر سر منڈوائیں یا تقصیر کریں۔ اس کے بعد دو راتیں (گیارھویں و بارھویں ذی الحجہ کی) اسی میدان میں بسر کریں اور انہی دو دنوں (گیارہ اور بارہ) کو چھوٹے پھر درمیانی اور پھر بڑے شیطان کو کنکر ماریں۔ اسی دوران یا اگر چاہیں تو اس کے بعد (یعنی تیرہ ذی الحجہ یا اس کے بعد) مکہ آکر پہلے کعبہ کا طواف کریں۔ پھر مقام ابراہیم کے پیچھے طواف کی نماز پڑھیں پھر صفا و مروہ کے درمیان سات چکر لگائیں، پھر کعبہ کا ایک اور طواف کریں جو طواف النساء کہلاتا ہے اور اس کے بعد اسی طواف کی دو رکعت نماز ادا کریں۔ اس طرح حج مکمل ہو گیا یہ تو حج کا صرف مختصر طریقہ یا ایک خاکہ ہے۔ اس کے بعد ان مسائل کی تفصیل بیان کی جاتی ہے۔

عمرہ تمتع کا طریقہ

اب ہم حج کے پہلے حصہ عمرہ تمتع کے متعلق نسبتاً تفصیلی گفتگو کرتے ہیں۔ عمرہ تمتع میں پانچ چیزوں کا انجام دینا واجب ہے:

① ایک خاص مقام سے احرام باندھنا
② خانہ کعبہ کا طواف
③ دو رکعت نماز طواف
④ صفا و مروہ کے درمیان سعی یعنی سات چکر لگانا
⑤ تقصیر یعنی تھوڑے سے بال کاٹ کر احرام اتار لینا

بظاہر یہ اعمال بہت زیادہ محسوس ہوتے ہیں مگر پہلے عمل کے بعد بقیہ اعمال دو سے ڈھائی گھنٹوں میں آرام سے انجام دیے جا سکتے ہیں۔

① میقات سے احرام باندھنا

آجکل کے اعتبار سے یہ مسئلہ انتہائی اہم ہے۔ کیونکہ مکہ شہر میں داخل ہونے والا (خواہ وہ عمرہ کی نیت سے آئے یا حج کی) احرام باندھے بغیر شہر میں داخل نہیں ہو سکتا اور احرام بھی ہر جگہ سے نہیں باندھا جا سکتا ہے۔ اس کے لیے چند خاص مقامات مخصوص ہیں جنہیں میقات کہا جاتا ہے۔ خشکی کے راستے سے جانے والے کو راستے میں یہ

میقات آتے ہیں لیکن موجودہ زمانے میں چونکہ اکثریت ہوائی جہاز کے ذریعہ براہ راست جدہ پہنچ جاتی ہے جو میقات نہیں ہے (اور نہ ہی جدہ سے مکہ کے درمیان کوئی میقات آتا ہے) اسی لیے وہاں سے بغیر مجبوری کے احرام باندھنا جائز نہیں ہے۔ اس لیے حج کا عمرہ کرنے والے کے لیے تین راستے ہیں:

پہلا طریقہ

جدہ پہنچنے سے تقریباً گھنٹہ یا پون گھنٹہ قبل جہاز ہی میں نذر کرکے احرام باندھ لیں یا اپنے شہر ہی سے نذر کرکے احرام باندھ سکتے ہیں۔ رہبر کے مرد مقلد حالت اختیار میں صرف اس صورت میں عمل کرسکتے ہیں۔ اگر رات کا وقت ہو اور اگر مجبوری ہو تو دن میں بھی عمل کیا جاسکتا ہے۔ البتہ رہبر کی خواتین مقلدات ہر وقت اس پر عمل کر سکتی ہیں۔

دوسرا طریقہ

یا پھر جدہ اتر کر قریب ترین میقات جائیں جو جحفہ ہے۔ یہ جدہ سے تقریباً ۲۲۰ کلومیٹر ہے۔ وہاں سے احرام باندھ کر مکہ جائیں لیکن اس سفر میں وقت اور فاصلہ اتنا ہی طے کرنا ہوگا جتنی دیر میں مدینہ پہنچا جاسکتا ہے۔ علاوہ ازیں ان کے لیے تو یہ مناسب ہے جن کا کوئی جاننے والا جدہ میں ہے یا وہ کئی مرتبہ تشریف لا چکے ہیں۔ ایک نئے آدمی کے لیے جحفہ کو ڈھونڈنا خاصا مشکل کام ہے۔

تیسرا طریقہ

پہلے مدینہ جائیں اور وہاں کے اعمال و زیارات سے فارغ ہو کر مکہ کی طرف آئیں۔ مدینہ سے نکلتے ہی راستہ میں مسجد شجرہ ہے جو خود ایک میقات ہے۔ وہاں سے احرام پہن لیں اور مکہ آجائیں۔ اس صورت میں نذر کی ضرورت نہیں ہے۔

نذر

نذر کے معنی فاتحہ دلانے یا مٹھائی پر کچھ پڑھ کر تقسیم کرنے کے نہیں ہیں۔ بلکہ نذر کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنے دل میں ارادہ کرکے ایک منت مانے اور اس کے یہ الفاظ ادا کرے:

"میں اللہ کے لیے اپنے آپ پر لازم قرار دیتا ہوں کہ
اپنے حج اسلام کے عمرہ تمتع / عمرہ مفردہ کا احرام
________ سے باندھوں گا۔"

(خالی جگہ پر اس مقام کا نام لے جہاں سے احرام باندھنا ہے)۔

اگر عمرہ مفردہ کرنا چاہیں تو نذر میں حج اسلام کا عمرہ تمتع نہ کہیں۔ اس صورت میں جہاز کے سفر کی وجہ سے ایک کفارہ واجب ہو سکتا ہے جس کی تفصیل آگے بیان کی گئی ہے۔ بہرحال پھر جدہ ایرپورٹ سے براہ راست مکہ آسکتے ہیں اور کسی میقات جانے کی ضرورت نہیں ہے۔

تینوں میں سب سے بہتر صورت پہلی ہے۔ اب جو صورت بھی اختیار کی جائے اس کے مطابق احرام باندھنا ہوگا جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

اہم نوٹ

(۱) واضح رہے کہ جدہ یا حدیبیہ موجودہ مراجع کے نزدیک احرام باندھنے کا مقام نہیں ہے۔ وہاں سے ہرگز احرام نہ باندھیں عین ممکن ہے کہ اگر کوئی جاننے والا جدہ میں رہتا ہے تو وہ وہیں سے احرام باندھنے کا مشورہ دے یا کسی پرانے مجتہد کی کتاب میں یہ مسئلہ دکھا دے لیکن موجودہ دونوں مجتہدین کرام کا مسئلہ یہی ہے کہ احرام جدہ یا حدیبیہ سے نہیں باندھا جا سکتا اور نہ تو حج کے عمرہ کا احرام باندھا جا سکتا ہے اور نہ عام عمرہ کا۔

یہ مسئلہ پوری ذمہ داری سے تحریر کیا جا رہا ہے۔

(۲) عام طور سے حج پر آنے والے تین طرح کے پروگرام بناتے ہیں اور تینوں کا مسئلہ الگ الگ ہے۔

ا — کچھ عازم پہلے مدینہ جا کر پھر حج کے لیے مکہ آتے ہیں۔ وہ مدینہ سے احرام باندھ کر آجائیں۔ (طریقہ ۳)

ب — کچھ عازم حج پہلے مکہ آکر حج کے بعد مدینہ جانا چاہتے ہیں۔ وہ حج کے عمرہ کی نیت سے احرام باندھ کر آئیں۔ (طریقہ ۱ یا ۲)

ج — زیادہ تر پہلے مکہ آکر پھر حج سے پہلے ہی مدینہ جانا چاہتے ہیں۔ وہ طریقہ ۱ یا ۲ کے مطابق پہلے عام عمرہ یعنی عمرہ مفردہ کا احرام باندھ کر مکہ آئیں۔ پھر حسب خواہش حج سے پہلے مدینہ جائیں اور پھر حج کے عمرہ کی نیت سے طریقہ ۳ کے مطابق احرام باندھ کر مکہ آجائیں۔

(۳) اگر کسی شخص نے جدہ سے عمرہ تمتع کا احرام باندھ لیا ہے چاہے وہیں نذر کر کے باندھا تو غلط کام کیا ہے۔ اسے واپس میقات جا کر احرام باندھ کر آنا ہوگا۔ یہ ممکن نہ ہو تو جہاں تک جا سکے وہاں جا کر احرام باندھے۔ یہ بھی ممکن نہ ہو تو مکہ ہی سے دوبارہ احرام باندھے۔ پہلا جدہ والا احرام غلط ہے۔

(۴) بحری راستے سے آنے والوں کا میقات یلملم نہیں ہے جہاں جہاز روکا جاتا ہے اور احرام باندھنے کا اعلان ہوتا ہے بحری راستے سے آنے والے اگر جدہ سے مدینہ جا رہے ہوں تو احرام باندھے بغیر جدہ پہنچیں اور اگر مکہ جا رہے ہوں تو یلملم آنے سے پہلے ہی جہاز میں نذر کر کے احرام باندھ لیں اور سایہ کے نیچے سفر کرنے کا کفارہ وطن جا کر دیں۔

(۵) اگر کوئی ایسی مجبوری پیش آجائے کہ نہ تو میقات تک جا سکتا ہے اور نہ ہی جدہ آنے سے پہلے نذر کر کے احرام باندھا تھا، مثلاً بیمار پڑ جائے، وقت کی کمی ہو تو اس مجبوری میں پھر جدہ سے نذر کر کے احرام باندھے جس کا طریقہ یہ ہے:

"میں اللہ کے لیے اپنے آپ پر لازم کرتا ہوں کہ اپنے عمرہ تمتع کا احرام جدہ سے باندھوں گا۔"

اور پھر احرام باندھ لے۔ ایسے لوگ جب جدہ سے مکہ جائیں تو جہاں سے حدود حرم شروع ہوں وہاں سے دوبارہ نیت

کرلیں۔

احرام

احرام کے وقت تین چیزیں واجب ہیں:

(۱) ۔ دو کپڑے پہننا

(۲) ۔ نیت کرنا

(۳) ۔ تلبیہ کہنا

البتہ جو اشخاص جہاز ہی سے یا اپنے شہر سے احرام باندھ کر آنا چاہتے ہیں ان کے لیے ایک چوتھی بات یعنی نذر کرنا بھی ضروری ہے جو ان تینوں سے پہلے واقع ہوتی ہے۔ جس کا طریقہ تحریر کیا جا چکا ہے۔ بہر حال یہ تین عمل ہوں گے۔ طریقہ درج ذیل ہے:

(۱) احرام کے دو کپڑے پہننا:

احرام میں دو کپڑے پہننا واجب ہے۔ ایک ایسا کپڑا جو کمر سے گھٹنے کو چھپا لے، دوسرے ایک چادر جس سے دونوں شانے چھپے رہیں۔ کپڑا اس سے کم نہیں ہونا چاہیے، زیادہ ہو سکتا ہے یہ مردوں کے لیے واجب ہے۔ عورت کے لیے یہ کپڑے پہننا واجب نہیں ہے۔ وہ چاہے تو اپنے عام لباس کو بھی احرام قرار دے سکتی ہے لیکن بہتر ہے کہ وہ بھی دو کپڑوں کا احرام باندھے۔ ان کپڑوں میں مندرجہ ذیل باتوں کا لحاظ رکھنا ضروری ہے:

(۱) یہ کپڑے بغیر سلے ہوں (عورت اگر چاہے تو سلے ہوئے کپڑے پہن سکتی ہے)۔

(۲) پاک ہوں

(۳) خالص ریشم نہ ہو (عورت بھی خالص ریشم نہیں پہن سکتی)۔

(۴) ایسے جانور کی کھال یا بال کا بنا ہوا نہ ہو جس کا گوشت کھانا حرام ہے۔

(۵) اتنے باریک نہ ہوں کہ اندر سے جسم نظر آئے۔

نوٹ: اگر احرام باندھنے کے بعد کسی وقت یہ کپڑے نجس ہو جائیں تو فوراً پاک کرلیں یا بدل دیں، البتہ وہ خون جو حالت نماز میں معاف ہے لگ جائے تو کوئی حرج نہیں۔

۲ نیت کرنا

احرام کے کپڑے پہننے کے بعد نیت کریں:

"میں حج اسلام کے عمرہ تمتع کے لیے احرام باندھتا ہوں۔
قربۃً الی اللہ"

۳ تلبیہ کہنا:

نیت کے بعد تلبیہ (لبیک) کہنا واجب ہے، جو یہ ہے:

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ۔ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ
لَكَ لَبَّيْكَ۔ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ
وَالْمُلْكَ۔ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ

جن جملوں کے نیچے لائن کھینچی گئی ہے وہ واجب ہے۔ بقیہ حصہ مستحب ہے مگر بہتر ہے کہ حتی الامکان اسے بھی ادا کریں۔

ان الفاظ کو صحیح عربی تلفظ کے ساتھ ادا کریں۔ اگر خود ادا نہ کر سکیں تو کسی سے مدد لیں جو ان الفاظ کو ادا کروا دے۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو جس طرح ممکن ہو ان کلمات کو ادا کرنے کی کوشش کریں۔

نوٹ: (۱) ان کلمات کو صرف ایک دفعہ کہنا واجب ہے، البتہ مستحب ہے کہ مکہ پہنچنے تک تلبیہ کو سوتے جاگتے بلندی پر چڑھتے اترتے دہراتے رہیں۔

(۲) احرام باندھنے کے لیے وضو یا غسل ضروری نہیں البتہ غسل کرنا سنت ہے۔

(۳) وقت احرام کوئی نماز پڑھنا بھی ضروری نہیں البتہ ۲ رکعت یا ۶ رکعت نماز بجالانا سنت ہے اور اگر ادا یا قضا نماز کے بعد احرام باندھیں تو وہ زیادہ بہتر ہے۔ پھر سنت نماز کی بھی ضرورت نہیں

(۴) احرام کی چادروں کا ہر وقت پہننا ضروری نہیں، انہیں اتارا بھی جا سکتا ہے، بدلا بھی جا سکتا ہے۔ نجس ہو جائیں تو پاک بھی کیا جا سکتا ہے۔

(۵) احرام کی حالت میں اگر کسی پر غسل واجب ہو جائے تو احرام پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ صرف غسل کر کے چادریں بدل لیں یا پاک کر کے انہیں کو دوبارہ پہن لیں۔

(۶) احرام کی حالت میں غیر مسلم ممالک سے آنے والی چمڑے کی

ان پیٹیوں کے استعمال سے بچیں جو کمر میں باندھی جاتی ہیں۔

(۷) کسی دوسرے کا استعمال شدہ احرام خواہ عمرہ میں استعمال ہوا ہو یا حج میں اس کی اجازت سے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

(۸) جس مقام سے احرام پہننا ہے ضروری نہیں کہ احرام کی چادریں وہیں پہنی جائیں بلکہ سہولت و آسانی کی خاطر اس سے پہلے کے کسی مقام سے بھی پہنی جا سکتی ہیں۔ البتہ نیت و تلبیہ وہیں پہنچ کر ادا کیا جائے گا۔ پس اگر مدینہ سے واپسی میں مسجد شجرہ سے احرام باندھنا ہے تو مدینہ ہی سے احرام کی چادریں باندھ کر چل سکتے ہیں تاکہ مسجد شجرہ میں صرف نیت و تلبیہ کہنے کی ضرورت رہ جائے اور سامان کھول کر کپڑے تبدیل کرنے وغیرہ کی زحمت نہ ہو۔ اسی طرح اگر جہاز میں احرام باندھنا ہے تو سامان وغیرہ کھولنے کی زحمت سے بچنے کی خاطر جہاز میں سوار ہونے سے پہلے احرام کی چادریں پہنی جا سکتی ہیں۔ تاکہ دوران سفر جہاں سے احرام باندھنا ہو وہاں صرف نیت و تلبیہ پڑھا جائے۔ واضح رہے کہ احرام کی پابندی احرام کی چادریں پہننے سے شروع نہیں ہوتی بلکہ نیت و تلبیہ کے بعد شروع ہوتی ہیں۔

محرمات

(احرام پہننے کے بعد چند چیزیں حرام ہو جاتی ہیں) ان میں سے بعض ویسے ہی حرام ہیں۔ احرام کی وجہ سے ان کی تاکید بڑھ جاتی ہے اور ان میں ۲۱ مرد و عورت دونوں پر حرام ہیں۔ چار چیزیں صرف مردوں پر حرام ہیں اور ایک چیز صرف عورت پر حرام ہے۔

وہ ۲۱ چیزیں جو احرام کی حالت میں مرد و عورت دونوں پر حرام ہیں درج ذیل ہیں:

(۱) خشکی کے جانور کا شکار کرنا

(۲) اسلحہ ساتھ رکھنا

(۳) عورتوں کے ساتھ ہمبستری

(۴) عورتوں کے ساتھ بوس و کنار۔
(۵) عورت کے جسم کو لذت کے ارادہ سے مس کرنا۔
(۶) اجنبی عورت پر شہوت سے نگاہ کرنا
(۷) استمنا کرنا (یعنی خود کسی طریقے سے منی نکالنا)
(۸) نکاح کرنا یا پڑھنا۔
(۹) خوشبو استعمال کرنا۔
(۱۰) سُرمہ لگانا۔
(۱۱) آئینہ دیکھنا۔
(۱۲) تیل ملنا۔
(۱۳) بدن سے بال اکھاڑنا۔
(۱۴) ناخن کاٹنا۔
(۱۵) جسم سے خون نکالنا۔
(۱۶) کسی چیز کو زینت کے ارادہ سے استعمال کرنا خواہ وہ گھڑی یا انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو۔
(۱۷) جسم پہ پائے جانے والے کیڑے یا جوں وغیرہ مارنا۔
(۱۸) جھوٹ بولنا، گالیاں دینا وغیرہ۔
(۱۹) جدال۔ یعنی واللہ باللہ یا اسی طرح کے دوسرے الفاظ سے قسم کھانا۔
(۲۰) دانت اکھاڑنا۔
(۲۱) حرم سے گھاس وغیرہ اکھاڑنا۔

وہ چار چیزیں جو حالتِ احرام میں صرف مرد پر حرام ہیں عورت کے لیے جائز ہیں:

(۱) سر چھپانا۔
(۲) بند چھت والی سواری میں سفر کرنا (البتہ رہبر نے رات کو اجازت دی ہے)۔
(۳) ایسی چیز پہننا جو پاؤں کے اوپر کے حصّے کو مکمل چھپا لے مثلاً جراب موزہ وغیرہ۔
(۴) سلا ہوا کپڑا پہننا۔

اسی طرح ایک چیز ایسی ہے جو حالتِ احرام میں صرف عورت پر حرام ہے مرد کے لیے جائز ہے۔ یعنی اپنے چہرے کو

کپڑے سے چھپانا۔

نوٹ: (۱) یہ تمام چیزیں حالت احرام میں حرام ہیں۔ ان میں سے کچھ کے انجام دینے سے گناہ اور کفارہ دونوں واجب ہو جاتے ہیں اور کچھ کے انجام دینے سے کفارہ تو واجب نہیں ہوتا ہے البتہ صرف گناہ ہوتا ہے۔ جس کے لیے استغفار واجب ہے۔

(۲) جب کفارہ واجب ہو جائے تو اسے مکہ میں دینا چاہیے۔ مگر چونکہ آجکل وہاں یہ عمل بہت مشکل ہے۔ اس لیے وطن واپس پہنچ کر بھی دیا جا سکتا ہے۔

(۳) کفاروں کی تفصیلات اس مختصر رسالے میں لکھنے کی گنجائش نہیں، اس لئے علمائے دین یا مفصل کتابوں کی طرف رجوع کیا جائے۔ البتہ ایک چیز کا ذکر اہم ہونے کی وجہ سے ضروری ہے۔

- وہ یہ کہ مردوں کے لیے احرام باندھنے کے بعد ایسی سواری میں سفر کرنا جائز نہیں جس پر چھت ہو۔ جیسا کہ حرام چیزوں میں نمبر ۲۳ میں ذکر ہوا۔ اگر ایسی گاڑی میں سفر کیا تو اس کا کفارہ دینا ہوگا لیکن اس کی وجہ سے عمرہ یا حج پر کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ صرف رہبر نے رات کو بند گاڑی میں سفر کی اجازت دی ہے۔ واضح رہے کہ یہ مسئلہ صرف مردوں کے لیے ہے۔ عورتیں یا بچے تمام علماء کے نزدیک بند گاڑی میں سفر کر سکتے ہیں خواہ رات ہو یا دن۔
- اگر کبھی ایک احرام کے دوران خواہ احرام حج کا ہو یا عمرہ تمتع کا یا عمرہ مفردہ کا ایک سے زائد مرتبہ بند گاڑی میں سفر کرنا پڑے۔ مثلاً جو لوگ جہاز میں احرام باندھ لیتے ہیں انہیں جدہ ایئرپورٹ پر اتر کر مکہ آنے کے لیے پھر بند بس یا ٹیکسی میں سفر کرنا ہوگا تو کفارہ صرف ایک ہی دینا ہوگا۔
- اس مجبوری کا کفارہ ایک دنبہ یا بکرا ہے جس کا گوشت ایسے مستحقین میں تقسیم کرنا ہوگا جو غریب بھی ہو اور شیعہ بھی۔ ایسے اداروں مثلاً دینی مدارس و یتیم خانوں کو بھی یہ گوشت یا بکرا دیا جا سکتا ہے جس میں سارے مستحقین ہوں واضح

رہے کہ جانور کا گوشت ہی تقسیم کرنا ہوگا۔ رقم تقسیم کرنے سے ذمہ داری پوری نہ ہوگی۔ البتہ کسی ایسے قابل بھروسہ شخص کو روپے دیئے جا سکتے ہیں جس پر مکمل یقین ہو کہ وہ اس سے جانور ذبح کرا کر اس کا گوشت مستحقین کو پہنچا دے گا۔

- کفارہ دینے کی کوئی مدت نہیں ہے۔ البتہ جتنا جلد دے دیں بہتر ہے۔

۲ خانہ کعبہ کا طواف

احرام کے مرحلے سے فارغ ہونے کے بعد اب مکہ کے باقی اعمال انجام دینا واجب ہے۔ مکہ میں داخل ہونے کے بعد چاہیں تو سب سے پہلے عمرہ مکمل کرلیں اور چاہیں تو پہلے آرام کرلیں۔ بہتر یہ ہے کہ پہلے رہائش کا انتظام کرکے کچھ دیر آرام کرلیا جائے۔ اس کے بعد عمرہ کے باقی چھ اعمال انجام دینا ہیں جو دو سے ڈھائی گھنٹہ میں آرام سے مکمل ہو جائیں گے۔ ان میں سب سے پہلے طواف کو انجام دینا ہے۔ مسجد الحرام کے کسی بھی دروازہ سے داخل ہو کر خانہ کعبہ کے قریب پہنچیں اور طواف (یعنی خانہ کعبہ کے گرد سات چکر لگانا) انجام دیں۔ طواف شروع کرنے سے قبل پانچ باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

۱ نیت

اس کی کیفیت یہ ہے کہ:

"میں حج اسلام کے عمرۂ تمتع کے لیے طواف بجا لاتا ہوں۔ قربۃً الی اللہ"

۲ وضو یا غسل انجام دے کر طواف کیا جائے۔

۳ جسم و لباس کو ہر نجاست سے پاک ہونا چاہیے۔

۴ حالت طواف میں مردوں کے لیے شرمگاہ کا چھپا رہنا واجب ہے۔ عورتوں کے لیے اتنا لباس پہننا ضروری ہے جتنا نماز میں پہنا جاتا ہے خصوصاً ہاتھ ہتھیلی تک چھپے رہیں۔

۵ اگر مرد طواف کرے تو واجب ہے کہ اس کا ختنہ ہو چکا ہو۔

طواف شروع کرنے سے پہلے اوپر ذکر کی گئی پانچوں

باتوں کا خیال کرلیں ۔ اس کے بعد طواف شروع کریں اور طواف کے دوران آٹھ باتوں پر عمل کرنا واجب ہے ۔

(۱) خانہ کعبہ کے گرد سات مکمل چکر لگائیں نہ سات سے کم ہوں نہ زیادہ ۔

(۲) پورے سات چکر پے درپے لگائے جائیں یعنی ان چکروں کے درمیان اتنا وقفہ نہ ہو کہ وہ ایک طواف نہ کہلائے

(۳) ہر چکر حجر اسود کے پاس سے اس طرح شروع ہو کہ پورا حجر اسود شامل ہو جائے ۔

(۴) ہر چکر حجر اسود کے پاس ختم ہو۔ آخری چکر میں حجر اسود سے احتیاطاً تھوڑا آگے بڑھ جائیں مگر اس کو طواف کا جزو نہ سمجھیں ۔

(۵) پورے طواف کے دوران خانہ کعبہ بائیں ہاتھ کی جانب ہو۔ اگر کسی وقت بھیڑ کی وجہ سے یا ارکان کو بوسہ دینے کی وجہ سے رخ پھر گیا اور خانہ کعبہ سامنے یا پشت یا سیدھے ہاتھ کی جانب ہو گیا تو اتنا حصہ طواف میں شمار نہیں کیا جائے گا بلکہ واجب ہے کہ جہاں سے رخ پھرا تھا واپس وہاں جا کر پھر اس مقام سے چکر پورا کریں۔ البتہ دائیں بائیں یا پشت کی طرف دیکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۶) خانہ کعبہ اور مقام ابراہیم کے درمیان ۲۶½ ہاتھ کا فاصلہ ہے۔ پس حالتِ اختیار میں جب طواف کیا جائے تو خانہ کعبہ سے ۲۶½ ہاتھ کے فاصلے کے اندر اندر کیا جائے۔ اس سے زیادہ فاصلے سے طواف نہ کیا جائے اور یہ فاصلہ بھی اس طرف جہاں حجر اسماعیل موجود ہے صرف ۶½ ہاتھ ہے۔ پس وہاں طواف صرف ۶½ ہاتھ کے فاصلہ میں انجام دیا جائے۔ البتہ آقائے خوئی کے نزدیک حالت اختیار میں بھی اس فاصلے سے زیادہ دور ہٹ کر طواف صحیح ہے۔ مگر بہتر ہے کہ اسی فاصلے میں رہا جائے۔

(۷) طواف کرتے وقت جب حجر اسماعیل (جسے ایک چھوٹی

گول دیوار سے ظاہر کیا گیا ہے) کے پاس سے گزریں تو اس کو بھی طواف میں شامل کرلیں یعنی اس کے اور خانہ کعبہ کے درمیان سے نہ گزریں بلکہ اس طرح طواف کریں کہ حجر اسماعیل بھی بائیں جانب رہے اور اس کے گرد بھی طواف ہو جائے۔

(۸) طواف کی حالت میں کعبہ کے اندر جانا یا شاذروان کے اوپر چلنا یا کعبہ کی دیوار کی بنیاد پر چلنا جائز نہیں ہے۔ جب ان باتوں کی پابندی کرتے ہوئے کعبہ کے گرد سات چکر لگالیے تو طواف مکمل ہو گیا۔

حواشی: (ا) طواف کے دوران کچھ پڑھنا ضروری نہیں ہے۔ بالکل خاموشی سے بھی طواف ہوسکتا ہے بلکہ گفتگو بھی کی جاسکتی ہے۔ اگر پڑھنا چاہیں تو کوئی بھی دعا یا درود پڑھا جاسکتا ہے

(ب) ہر چکر کے بعد حجر اسود کے قریب آکر رکنا یا اس کی طرف رخ کرکے ہاتھ اٹھا کر بسم اللہ و اللہ اکبر کہنا ضروری نہیں ہے۔ اگر کہنا چاہیں تو خیال رہے کہ بایاں کندھا خانہ کعبہ کی طرف سے ہٹنے نہ پائے ورنہ طواف غلط ہوسکتا ہے۔ یعنی بجائے پورا رخ پھیر کر سینہ کعبہ کی طرف کرنے کے صرف چہرہ موڑ کر بسم اللہ یا اللہ اکبر کہہ دیا جائے۔

(۲) نمازِ طواف

طواف کے فوراً بعد ۲ رکعت طواف کی نماز پڑھنا ہے۔

اس میں مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے:

(۱) یہ نماز بالکل ہماری صبح کی نماز کے طریقے سے پڑھی جائے گی اور صبح ہی کی طرح اس میں دو رکعتیں ہوں گی۔

(۲) اس کی نیت یہ ہوگی: "میں حج اسلام کے عمرہ تمتع کی ۲ رکعت نماز طواف پڑھتا ہوں۔ قربتہً الی اللہ"

(۳) یہ مقام ابراہیم کے بالکل پیچھے پڑھنا واجب ہے۔ اگر وہاں ممکن نہ ہو تو اس کے دائیں یا بائیں جانب جہاں ممکن نہ ہو تو پیچھے ہٹ کر پڑھی جائے۔ مگر جس حد تک ممکن ہو مقام ابراہیم کے جتنے قریب پڑھ سکتے ہیں پڑھیں۔

④ اس نماز سے پہلے اذان اقامت نہیں ہے۔

⑤ جو پتھر مسجد الحرام کے صحن میں لگا ہے اس پر سجدہ صحیح ہے اس لیے اس نماز کے دوران سجدہ گاہ یا مہر رکھنے کی ضرورت نہیں بلکہ مسجد الحرام کے فرش پر ہی سجدہ کیا جائے۔

⑥ باقی اس کی وہی تمام شرائط ہیں جو عام واجب نمازوں کی ہیں۔

④ سعی

طواف کی نماز کے بعد اب عمرۂ تمتع میں چوتھا واجب کام سعی انجام دینا ہے یعنی صفا و مروہ کے درمیان سات چکر لگانا۔ اس میں مندرجہ ذیل باتوں کا خیال کریں۔

① نیت: جو یوں کی جائے گی:

"میں حج اسلام کے عمرۂ تمتع کے لیے سعی کرتا ہوں۔ قربۃً الی اللہ"

② صفا سے چکر لگانا شروع کریں اور مروہ پر ختم کریں۔

③ سات چکر لگائیں جس کی کیفیت یہ ہوگی کہ پہلے صفا سے مروہ گئے یہ ایک چکر ہو گیا۔ پھر مروہ سے صفا کی جانب واپس آئے یہ دوسرا چکر ہو گیا۔ پھر صفا سے مروہ کی جانب چلے یہ تیسرا چکر ہو گیا۔ اس طرح جب سات چکر لگائیں گے تو اختتام مروہ پر ہو گا۔ گویا جانا اور آنا دو چکر شمار ہوں گے۔

④ چکر لگاتے وقت رخ سامنے کی جانب ہو یعنی جب صفا سے مروہ کی جانب چلیں تو رخ مروہ کی جانب ہو اور جب مروہ سے صفا کی جانب آئیں تو رخ صفا کی جانب ہو۔ پس الٹا چلنا صحیح نہیں ہے۔ البتہ دائیں بائیں یا پیچھے کی طرف مڑ کر دیکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ سینہ سامنے کی طرف ہو۔

نوٹ: ● سعی پیدل بھی ہو سکتی ہے سواری میں بھی، دوڑ کر بھی ہو سکتی ہے اور آہستہ آہستہ چل کر بھی ● ہر چکر کے اختتام مروہ یا صفا پر تھوڑی دیر بیٹھ کر آرام کر سکتے ہیں۔ اسی طرح دوران چکر درمیان میں بھی مختصر وقت کے لیے بیٹھا جا سکتا ہے ● اس میں وضو ہونا یا جسم و لباس کا پاک ہونا ضروری نہیں ہے البتہ ان امور کا خیال رکھنا بہتر ہے۔ پس اگر کسی کا وضو ٹوٹ گیا تب بھی وہ سعی انجام

دے سکتا ہے۔

حلق یا تقصیر

اب عمرہ تمتع کا پانچواں عمل انجام دینا ہے۔ جب صفا مروہ کے درمیان سات چکر لگا لیے تو سعی ہوگئی۔ اس وقت انسان مروہ پر ہوتا ہے۔ اس کے بعد تقصیر کروانا ہے یعنی سر یا داڑھی یا مونچھ سے تھوڑے سے بال یا کچھ ناخن کٹوا لیں۔ اس کی نیت یہ ہے:

"حج اسلام کے عمرہ تمتع کے احرام سے فارغ ہونے کے لیے تقصیر کرتا ہوں۔ قربۃً الی اللہ"

اس میں خیال رہے کہ حلق یا تقصیر یا تو خود انجام دیں یا کسی ایسے شخص سے مدد لے جو بغیر احرام کے ہو یا اس کا احرام اتر گیا ہو۔ جو خود حالت احرام میں ہو اور اس نے تقصیر نہیں کی وہ دوسروں کی تقصیر یا حلق نہیں کر سکتا۔ البتہ اگر یہ غلطی ہوگئی تو حلق یا تقصیر صحیح رہے گی اور احرام اتر جائے گا۔

تقصیر کے بعد اب احرام اتار دیا جائے اور وہ تمام چیزیں جو احرام کی وجہ سے حرام ہوگئی تھیں پھر حلال ہو جاتی ہیں۔

البتہ تین باتوں کا خیال کرنا ضروری ہے:

(۱) جب تک حج مکمل نہ ہو جائے سر منڈانا جائز نہیں ہے۔

(۲) بغیر ضرورت کے حج کا احرام پہننے تک مکہ سے باہر نہ جائیں یہاں تک کہ جدہ یا عرفات و منیٰ کی زیارت کے لیے بھی نہ جائیں۔

(۳) اب حج مکمل ہونے تک کوئی عمرہ مفردہ نہیں کر سکتے۔

مکہ میں کیا کریں

اس کے ساتھ ہی عمرہ تمتع مکمل ہوگیا یعنی آپ نے حج کے پہلے حصہ کو انجام دے دیا اور اب ۸ ذی الحجہ سے حج کا دوسرا حصہ شروع ہوگا۔ اسی دوران آپ کو مکہ میں ہی قیام کرنا ہوگا۔ کوشش کریں کہ جتنا عرصہ مکہ میں قیام رہے زیادہ سے زیادہ وقت مسجد الحرام میں گزارا جائے اور حتی الامکان عبادات انجام دی جائیں اور درج ذیل امور کا زیادہ خیال رکھیں:

(۱) زیادہ سے زیادہ طواف کریں۔ طواف کا مطلب ہے
اپنے عام لباس میں کعبہ کے سات چکر لگانا۔ اس کا
طریقہ وہی ہوگا جو عمرے کے طواف میں گزرا ہے۔ اس
کے بعد سعی اور سر کے بال نہیں کاٹے جاتے۔ یہ طواف
عزیز و اقارب، دوست، رشتہ دار زندہ ہوں یا مردہ
سب کی طرف سے ہوسکتے ہیں بس جس کی طرف سے
طواف ہے، نیت میں اس کا نام یا رشتہ لیں مثلاً میں
اپنے والدین کا طواف کرتا ہوں۔ قربۃً الی اللہ۔ مکہ میں
طواف سب سے افضل عبادت ہے۔

(۲) ساری ادا نمازیں مسجد الحرام میں پڑھیں قضا بھی۔ جتنی ممکن ہوسکے
اسی مسجد میں پڑھیں کیونکہ اس کی ایک نماز کا ثواب دس
لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔

(۳) جتنا ممکن ہو تلاوت قرآن کریں۔ ایک قرآن ختم کرسکیں تو
بہت بہتر ہے۔

(۴) کعبہ کی صرف زیارت کرنا بھی ثواب رکھتا ہے۔ اس لیے
جب تھکن زیادہ ہو اور نماز و طواف کی ہمت نہ ہو تو فرش
پر بیٹھ کر خالی خانہ کعبہ کی زیارت کریں۔

مکہ میں جو مقدس مقامات ہیں ان کی زیارت کریں خصوصاً
رسول اکرمؐ کی ولادت گاہ، بیت خدیجہؑ، غار حرا، غار ثور
اور جنت المعلیٰ کا قبرستان۔

جنت المعلیٰ میں حضرت خدیجہؑ، حضرت ابوطالبؑ،
حضرت آمنہؑ، حضرت عبد منافؑ اور رسول اکرمؐ کے فرزند
حضرت قاسمؑ کی قبریں ہیں۔ اس قبرستان کی زیارت کریں اور اپنے
ساتھ زیارت کی کتاب لے جائیں اور زیارت پڑھیں۔ نیز
بے شمار مومنین بھی یہاں دفن ہیں۔ ان کی زیارت پڑھیں اور
ایصال ثواب کے لیے سورۃ فاتحہ کی تلاوت کریں۔

حج تمتع

اب آپ کے واجب حج کا دوسرا حصہ شروع ہوتا ہے جو حج تمتع کہلاتا ہے۔ اس میں ۱۳ چیزیں واجب ہیں:

(۱) احرام باندھنا۔

(۲) عرفات میں ۹ ذی الحجۃ کو ظہر سے غروب تک ٹھہرنا۔

(۳) مشعرالحرام (مزدلفہ) میں شب عید ٹھہرنا۔

(۴) عید کے دن منیٰ آکر بڑے شیطان کو کنکریاں مارنا۔

(۵) عید کے دن منیٰ میں قربانی کرنا۔

(۶) اس کے بعد سر منڈوانا یا تقصیر کرانا۔

(۷) حج کا طواف کرنا۔

(۸) طواف کی نماز پڑھنا۔

(۹) سعی۔

(۱۰) طواف النساء کرنا۔

(۱۱) طواف النساء کی ۲ رکعت نماز

(۱۲) گیارہویں و بارہویں کی رات منیٰ میں ٹھہرنا۔

(۱۳) گیارہویں و بارہویں کے دن تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارنا۔

ان چیزوں کو مکمل طور پر انجام دینے کے بعد آپ کا حج مکمل ہوگیا۔ ان کی تفصیلات علمائے دین سے دریافت کریں یا بڑی کتابوں کی جانب رجوع کریں۔ البتہ مختصر تذکرہ درج ذیل ہے۔

(۱) احرام باندھنا:

حج تمتع کے لیے اب جو احرام باندھا جائے گا یہ مکہ معظمہ میں کسی بھی مقام سے باندھا جاسکتا ہے۔ یہاں تک کہ اپنے مکان سے بھی باندھا جاسکتا ہے۔ اس میں بھی وہی تین باتیں ضروری ہیں جن کا تذکرہ عمرہ کے احکام میں کیا گیا یعنی:

(۱) دو کپڑے ہونا چاہیئے (۲) نیت: حج تمتع کے لیے احرام باندھتا ہوں قربۃً الی اللہ (۳) تلبیہ:

صحیح عربی میں یہ جملہ کہنا : لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ
لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ
وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ

اس کے بعد وہی ۲۵ باتیں حرام ہو جائیں گی جن کا تذکرہ کیا جا چکا ہے۔ دیکھیے ص۲۷ تا ص۲۹ یہ احرام ۸ ذی الحجہ کو باندھنا بہتر ہے۔

(۲) عرفات میں ٹھہرنا :

مکہ سے تقریباً ۱۴ میل کے فاصلے پر واقع ایک وادی ہے جو عرفات کہلاتی ہے۔ اگرچہ اس میں ۹ ذی الحجہ کو ظہر سے غروب تک ٹھہرنا واجب اور حج کا دوسرا کام ہے لیکن عام طور پر حاجی حضرات ۸ ذی الحجہ کو مکہ سے احرام باندھ کر اسی تاریخ کو عرفات چلے آتے ہیں اور رات وہیں گزارتے ہیں اور ۹ تاریخ کو صبح ہی سے اس میدان میں موجود ہوتے ہیں۔ عرفات میں ٹھہرنے کی دو شرائط ہیں؛

(۱) زوال آفتاب کے وقت نیت کریں: میں حج تمتع کے لیے ظہر سے غروب تک عرفات میں ٹھہرتا ہوں۔ قربۃً الی اللہ۔ (۲) زوال آفتاب سے غروب آفتاب تک میدان عرفات میں ہی رہیں۔

نوٹ: صرف رہنا واجب ہے باقی اور کوئی کام واجب نہیں۔ یعنی چاہے اپنے خیمہ میں بیٹھیں یا لیٹیں کہیں کھڑے رہیں یا پیدل میدان عرفات ہی میں ٹہلیں۔ پورا وقت خاموشی میں گزاریں یا باتیں کریں سب جائز ہے البتہ مستحب ہے کہ سارا وقت دعاؤں میں صرف کریں

(۳) مشعرالحرام میں ٹھہرنا :

عرفات میں ۹ تاریخ کو غروب تک ٹھہرنے کے بعد اب وہاں سے مشعرالحرام (مزدلفہ) میں پہنچنا ہے یہاں اصل میں صبح صادق سے طلوع آفتاب تک ٹھہرنا واجب ہے لیکن احتیاط یہ ہے کہ عرفات سے مشعر پہنچنے کے بعد پوری رات (جو عید کی رات ہوگی) وہیں گزار دیں یہاں ٹھہرنے میں بھی دو شرائط ہیں:

(۱) صبح صادق سے پہلے نیت کریں: "میں

حج تمتع کے لیے مشعرالحرام میں صبح صادق سے طلوع آفتاب تک ٹھہرتا ہوں۔ قربۃً الی اللہ "

(۲) صبح صادق سے سورج نکلنے تک مزدلفہ کے میدان میں رہیں۔

نوٹ: (۱) سورج نکلنے سے پہلے یہاں سے نکلنا حرام ہے البتہ عرفات کی طرح آپ کی مرضی ہے کہ مشعرالحرام میں یہ وقت جس طرح بھی گزاریں۔

(۲) یہاں قیام کے دوران رمی الجمرات (شیطانوں پر کنکریاں مارنا) کے لیے اسی میدان سے کنکر چننا مستحب ہے۔

(۳) عورتیں بوڑھے اور بیمار اگر ان کے لیے ٹھہرنے میں سختی ہو تو سورج نکلنے سے پہلے بھی یہ مشعرالحرام سے نکل سکتے ہیں۔

منیٰ کی طرف روانگی: مشعرالحرام میں طلوع آفتاب تک ٹھہرنے کے بعد سورج نکلتے ہی اب منیٰ کے میدان کی جانب روانہ ہو جائیں جہاں جاکر اسی دن (جو عید قربان کا دن ہوگا) تین واجبات انجام دینا ہیں۔

(۴) کنکریاں مارنا:

عید کی صبح منیٰ پہنچ کر سب سے پہلے جمرہ عقبہ (بڑے شیطان) کو سات کنکریاں مارنا ہیں۔ اس میں درج ذیل باتوں کا خیال رکھیں:

(۱) نیت: "حج تمتع کے لیے جمرہ عقبہ کو سات کنکریاں مارتا ہوں قربۃً الی اللہ "

(۲) یہ کنکریاں حرم سے اٹھائی گئی ہوں لیکن بہتر ہے کہ مشعرالحرام سے لی گئی ہوں جو حرم ہی کا ایک حصہ ہے۔

(۳) ہر کنکری نئی ہو یعنی اس سے پہلے کسی نے اس کو کنکریاں مارنے میں استعمال نہ کیا ہو۔

(۴) غصبی نہ ہو یعنی کسی دوسرے کی کنکری بغیر اس کی اجازت کے استعمال نہیں کی جاسکتی۔

(۵) ۱۰ تاریخ کو طلوع آفتاب سے غروب آفتاب

تک کسی بھی وقت مار سکتے ہیں۔

(۶) کنکریاں ماری جائیں پس اگر کسی نے لے جا کر شیطان پر رکھ دیں تو کافی نہیں۔

(۷) کنکری شیطان تک پہنچ جائے اگر ماری اور نہیں پہنچی تو وہ گنتی میں نہ آئے گی۔

(۸) سات کنکریاں ماری جائیں اس سے کم نہ ہوں۔

(۹) کنکریاں ایک ایک کرکے ماری جائیں ایک ساتھ کئی کنکریاں نہ پھینکی جائیں۔

(۱۰) ماری ہوئی کنکری جمرہ (شیطان) تک پہنچ جائے اور بغیر کسی چیز سے ٹکرائے پہنچے۔

نوٹ :-

(۱) جس کے لیے کسی مجبوری سے کنکریاں پھینکنا ناممکن یا بہت مشکل ہو وہ اپنی جگہ کسی دوسرے کو اپنا نائب بنا کر اس سے اپنی جانب سے کنکریاں پھینکوا سکتا ہے۔

(۲) ۱۰ ارتاریخ کو صرف بڑے شیطان کو کنکریاں مارنا ہیں دوسرے دو شیطانوں کو نہیں۔

(۳) عورتوں کو اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیے کہ وہ اپنے کنکر خود ماریں۔ ۱۰ ارذی الحجۃ کو بھی اور ۱۱ ار ۱۲ ار کو بھی۔ شوہر، بیٹے، بھائی یا کسی دوسرے کو نائب بنا کر بھیج دینا غلط ہے۔ البتہ اگر ہجوم کی وجہ سے دن کو کنکر مارنا ممکن نہ ہو تو رات کو ماریں لیکن حتی الامکان یہ فریضہ خود ادا کرنا ہے۔

(۴) خوئی کے نزدیک احتیاطاً واجب ہے کہ کنکر اوپر کے حصے سے نہ مارے جائیں۔ خمینی اجازت دیتے ہیں

(۵) قربانی :

منیٰ میں عید کے دن کنکریاں مارنے کے بعد اب دوسری ذمہداری یہ ہے کہ قربانی کریں۔ جس جانور کی قربانی کریں اس میں درج ذیل شرائط ہوں۔

(۱) قربانی اونٹ، گائے یا بھیڑ بکری ہیں

سے کسی کی بھی کی جاسکتی ہے اس کے علاوہ دوسرے
جانور کی قربانی جائز نہیں ہے البتہ نر و مادہ دونوں کی قربانی جائز ہے۔

(۲) اونٹ ہے تو چھٹے سال میں داخل ہو
چکا ہو۔ گائے و بکری دو سال مکمل کر کے تیسرے میں داخل
ہو چکی ہو۔ بھیڑ ہے تو سات ماہ مکمل کر کے آٹھویں میں
داخل ہو چکی ہو مگر احتیاط یہ ہے کہ ایک سال مکمل کر کے
دوسرے سال میں داخل ہو چکی ہو۔

(۳) بہت بوڑھا نہ ہو۔

(۴) صحیح و سالم ہو پس بیمار، خنثی، کانا،
لنگڑا یا ایسا نہ ہو جس میں کوئی اور نقص ہو۔

قربانی کرتے وقت درج ذیل باتوں کا خیال
رکھیں:۔

(۱) شیطان کو کنکر مارنے کے بعد قربانی کی جائے۔

(۲) نیت: "حج تمتع کے لیے قربانی کرتا ہوں
قربۃً الی اللہ۔"

(۳) ہر شخص کی طرف سے الگ الگ ہونا
چاہیے یعنی یہ جائز نہیں کہ ایک قربانی میں کئی آدمی شریک ہوں

نوٹ:۔ (۱) ضروری نہیں کہ قربانی اپنے
ہاتھوں سے ذبح کریں بلکہ کسی اور سے بھی کرائی جاسکتی ہے
اس صورت میں احتیاط یہ ہے کہ خود بھی نیت کرے اور
جس کو نائب بنایا ہے وہ بھی نیت کرے۔

(۲) آقائے خمینی کے نزدیک اگر کسی اور سے
قربانی کروائیں تو اس کا بارہ امامی شیعہ ہونا ضروری ہے
قربان گاہ میں موجود قصاب کو اجرت دے کر جو قربانی
کروائی جاتی ہے اگر وہ غیر شیعہ ہے تو پس غلط ہے اور دوبارہ
کرنا پڑے گی۔ البتہ دوسرے مجتہدوں کے نزدیک قربانی
صحیح ہے صرف مسلمان ہونا کافی ہے۔

(۳) آقائے الخوئی کے نزدیک احتیاط واجب
ہے کہ قربانی کے گوشت کے تین حصے کریں۔ ایک اپنے لیے جو خود
کھائیں دوسرا مومنوں کے لیے تیسرا غرباء کے لیے لیکن رہبر

کے نزدیک یہ تقسیم ضروری نہیں۔ احتیاط واجب کی وجہ سے خوئی کا مقلد اس مسئلہ میں خمینی کی طرف رجوع کر سکتا ہے اور بغیر تقسیم کے سارا گوشت وہیں چھوڑ کے آسکتا ہے۔

(۴) قربانی حتی الامکان منیٰ میں ہو۔ حکومت نے نئی قربان گاہ منیٰ سے باہر بنوائی ہے۔ اگر منیٰ کی حدود میں کوئی قربان گاہ مل جائے یا کسی اور طریقے سے منیٰ میں قربانی کر سکیں تو اسی میں قربانی واجب ہے اور باہر والی قربان گاہ میں غلط ہے۔ اگر منیٰ میں قربانی ممکن نہ ہو تو باہر والی قربان گاہ میں قربانی صحیح ہے یا اگر کوئی معتبر شخص گواہی دیدے کہ موجودہ قربان گاہ منیٰ میں ہے تو اسی میں قربانی صحیح ہے۔

(۵) بینک کے ذریعہ قربانی غلط ہے

(۶) سر منڈوانا یا تقصیر:

اب منیٰ میں بقر عید کے دن موجود حاجی کا تیسرا فریضہ یہ ہے کہ قربانی کے بعد سر منڈوائیں یا تقصیر کروائیں (یعنی سر یا داڑھی یا مونچھ کے چند بال یا کچھ ناخن کٹوالیں) اس میں ہر حاجی کو اختیار ہے۔ البتہ دو گروہوں کو یہ اختیار نہیں ہے۔

عورتیں: ان کے لیے سر منڈوانا جائز نہیں ہے بلکہ یہ تقصیر ہی کروائیں گی۔

جو پہلی دفعہ حج کر رہا ہے اس کے لیے احتیاط کے قریب یہی ہے کہ سر منڈوائے۔ اگرچہ خوئی اس کو بھی اختیار دیتے ہیں۔ بہر حال چاہے سر منڈوائے یا تقصیر کروائیں اس میں نیت ضروری ہے جو یہ ہے:

جو سر منڈوائے: حج تمتع کے احرام سے فارغ ہونے کے لیے حلق بجا لاتا ہوں، قربۃً الی اللہ۔

جو تقصیر کروائے: حج تمتع کے احرام سے فارغ ہونے کے لیے تقصیر بجا لاتا ہوں، قربۃً الی اللہ۔

نوٹ: یہاں ایک بڑی غلطی کی جاتی ہے۔ تفصیل آخر میں دیکھیں۔

حلق (سر منڈوانا) یا تقصیر کے بعد اب منیٰ کے جو تین واجبات ہیں ختم ہو گئے اور اب حاجی احرام سے فارغ ہو گئے یعنی واپس خیمہ میں آکر احرام اتار دیں اور وہ تمام پابندیاں جو احرام کی وجہ سے تھیں ختم ہو گئیں اور احرام کی وجہ سے جو چیزیں حرام تھیں دوبارہ حلال ہو گئیں سوائے تین کے یعنی خوشبو، بیوی اور شکار کے۔ یہ تینوں ابھی حرام ہی رہیں گی۔

اعمال مکہ مکرمہ

اب جو پانچ اعمال بیان کیے جا رہے ہیں یعنی :

۷۔ طواف کعبہ ۸۔ نماز طواف ۹۔ سعی

۱۰۔ طواف النساء ۱۱۔ نماز طواف النساء

یہ پانچوں اعمال ۱۰ ارتاریخ کو منیٰ کے تینوں واجبات کے بعد انجام دیے جائیں گے۔ چاہے تو اسی دن مکہ واپس جا کر (کیونکہ یہ پانچوں اعمال مکہ ہی میں انجام دیے جا سکتے ہیں) ان کو انجام دے دیں۔ مگر شام کو غروب آفتاب سے پہلے پہلے منیٰ واپس پہنچنا ہے۔ کیونکہ گیارہویں شب اور بارہویں شب کو غروب آفتاب سے منیٰ میں رہ کر رات گزارنا واجب ہے۔ پس اگر منیٰ کے تینوں واجبات کے بعد اتنا وقت ہو کہ مکہ جا کر ان پانچوں اعمال کو انجام دے کر غروب آفتاب تک منیٰ پہنچ جائیں تو بہتر ہے کہ واپس مکہ جا کر انھیں انجام دیں اور اگر اتنا وقت نہ ہو یا انسان نہ چاہے تو یہ واجبات گیارہ تاریخ کو منیٰ سے جا کر بھی انجام دے سکتا ہے مگر پھر یہ شرط ہے کہ غروب سے پہلے آجائے اور اگر نہ چاہے تو بارہ تاریخ کو بھی جا کر انجام دیے جا سکتے ہیں بلکہ ذی الحجہ کے پورے مہینے میں ان پانچوں اعمال کو انجام دیا جا سکتا ہے۔

(۷) طواف کعبہ :

اوپر والے نوٹ کی روشنی میں انسان جب چاہے مکہ آکر طواف انجام دے۔ اس کی نیت یہ ہوگی۔

" میں حج تمتع کے لیے خانہ کعبہ کا طواف کرتا ہوں۔ قربۃً الی اللہ۔ اس کی تمام شرائط (نیت کو چھوڑ کر) وہی ہوں گی جو عمرہ تمتع کی گفتگو میں بیان کی گئیں اور بالکل وہی طریقہ ہوگا۔

(۸) نماز طواف حج :

طواف کے بعد مقام ابراہیم پہ اس کی دو رکعت نماز انجام دینا ہوگی اس کی شرائط و طریقہ بھی بالکل وہی ہے جو عمرہ تمتع کے تذکرہ میں بیان کیا گیا۔ صرف نیت یہ ہوگی؛

"میں حج تمتع کے طواف کی دو رکعت نماز پڑھتا ہوں قربۃً الی اللہ"

(۹) سعی:

نماز طواف کے بعد صفا و مروہ کے درمیان سعی (سات چکر لگانا) انجام دیں۔ اس کا طریقہ و شرائط بالکل وہی ہیں جو عمرہ تمتع کے ذکر میں بیان کیا گیا۔ صرف نیت یہ ہوگی:

"میں حج تمتع کے لیے سعی کرتا ہوں قربۃً الی اللہ"

(۱۰) طواف النساء:

سعی کے بعد پھر خانہ کعبہ کی جانب آئیں اور اب پھر ایک مرتبہ طواف (یعنی خانہ کعبہ کے گرد سات چکر) بالکل اسی طریقے و شرائط سے انجام دیں جس طرح عمرہ تمتع میں گزرا۔ اس دوسرے طواف کا نام طواف النساء ہے اس کے اور اس کی نماز کے بعد مرد کے لیے عورت اور عورت کے لیے مرد (جو احرام کی وجہ سے حرام ہو گئے تھے) پھر حلال ہو جاتا ہے اس کا طریقہ بالکل وہی ہے جو دوسرے طوافوں کا تھا فرق صرف نیت کا ہے جو یہ ہوگی:

"میں حج تمتع کے لیے طواف النساء انجام دیتا ہوں قربۃً الی اللہ"

(۱۱) نماز طواف النساء:

طواف النساء کے بعد اب مقام ابراہیم پر ۲ رکعت نماز پڑھیں اس کا طریقہ و شرائط وہی ہیں جو اس سے پہلے کی طواف کی نمازوں کا ہے۔ فرق صرف نیت میں ہے۔ اس کی نیت یہ ہوگی:

"میں حج تمتع کے طواف النساء کی دو رکعت نماز پڑھتا ہوں قربۃً الی اللہ"

نوٹ: منیٰ میں سر منڈوانے یا تقصیر کے بعد بھی تین چیزیں حرام رہ گئی تھیں اس میں سے خوشبو حج کے طواف نماز طواف اور سعی کے بعد حلال ہو جاتی ہے اور بیوی طواف النساء اور اس کی نماز کے بعد حلال ہو جاتی ہے۔ شکار بہرحال حرم کی حدود میں حرام رہے گا۔

(۱۲) منیٰ میں رات گزارنا:

منیٰ میں گیارہویں اور بارہویں تاریخ کی شب کو غروب آفتاب سے آدھی رات تک رہنا واجب ہے۔ البتہ خوئی کے نزدیک خواہ رات کا پہلا آدھا حصہ گزاریں یا دوسرا آدھا حصہ یعنی نصف شب

سے صبح تک اس میں نیت ضروری ہے جو یہ ہے:

"میں حج تمتع کے لیے منیٰ میں گیارہویں شب/بارہویں شب گزارتا ہوں قربۃً الی اللہ"

(۱۳) رمی الجمرات:

منیٰ میں گیارہوں اور بارہویں کے دن واجب ہے کہ تینوں شیطانوں کو سات سات کنکریاں ماری جائیں چھوٹے شیطان کو اولیٰ درمیانی کو وسطیٰ اور بڑے کو عقبہ کہا جاتا ہے اس میں مندرجہ ذیل شرائط ہیں:

(۱) نیت: "میں حج تمتع کے لیے گیارہویں تاریخ کو / بارہویں تاریخ کو جمرۂ اولیٰ کو (پھر جمرہ وسطیٰ کو پھر جمرہ عقبہ کو) کنکریاں مارتا ہوں قربۃً الی اللہ"

(۲) ترتیب: پہلے اولیٰ کو پھر وسطیٰ کو اور پھر عقبہ کو کنکریاں ماری جائیں۔

(۳) وقت: طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک

اور باقی وہی تمام شرائط ہر شیطان کو کنکریاں مارنے کے سلسلے میں ہیں، جو صفحہ نمبر ۵۹ پر بتائی گئی ہیں۔

نوٹ: اگر کسی کو کوئی مجبوری ہو مثلاً بیماری تو وہ رات کو بھی کنکریاں مار سکتا ہے۔

منیٰ سے واپسی

بارہویں تاریخ کو تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارنے کے بعد ظہر کے وقت تک منیٰ میں ٹھہرنا ہے۔ ظہر کے بعد غروب سے پہلے پہلے مکہ واپس آجاتا ہے اگر غروب سے پہلے پہلے واپس نہ آئے تو پھر اب وہ رات بھی (جو تیرھویں رات ہوگی) منیٰ میں گزارنا پڑے گی اور پھر تیرہویں کی صبح کو پھر تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارنا ہوں گی۔ البتہ اس کے بعد جس وقت چاہیں منیٰ سے چل کر مکہ آسکتے ہیں۔

بہرحال بارہویں کو ظہر کے بعد آپ مکہ کی جانب آجائیں یا تیرہویں کو کسی بھی وقت چلے آئیں۔ اب آپ مکہ پہنچ چکے ہیں اگر آپ اس دوران وہ پانچوں اعمال بجالاچکے ہیں

جن کا تذکرہ ص۶۶ تا ص۶۹ میں کیا گیا تو اب آپ کا حج مکمل ہو گیا ہے اور آپ حاجی بن چکے ہیں اور اگر وہ اعمال انجام نہیں دیئے تو واپس مکہ آ کر انھیں انجام دیں اور پھر آپ کا حج مکمل ہو جائے گا اور خدا (جو ہر مومن کی خلوص دل سے انجام دی گئی عبادت کو قبول کرتا ہے) نے آپ کو ہر گناہ سے پاک کر دیا اور معصومؑ کے ارشاد کے مطابق آپ اس طرح واپس آئیں گے جس طرح ماں کے پیٹ سے پیدا شدہ معصوم بچہ۔ کوشش کیجیے کہ حکم خدا کی اطاعت، گناہوں سے دوری اور نفس پر کنٹرول کا جو سلسلہ آپ نے حج میں کیا وطن آ کر بھی آپ اسی کی پابندی کرتے رہیں اور جس طرح گناہ بخشوا کے آئے ہیں اب مزید گناہ نہ ہونے پائیں۔

آپ کو حج مبارک!

خدا آپ کے حج کو قبول کرے!!

چند قابلِ توجہ امور

۱) حج کے ساتھ مدینہ منورہ کی زیارت کی بہت تاکید ہے۔ البتہ اختیار ہے چاہے حج سے پہلے جائیں یا بعد میں۔

۲) مدینہ میں چالیس نمازیں ادا کرنا یا کم از کم آٹھ دن رہنا ضروری نہیں ہے۔

۳) عمرہ تمتع کے بعد، حج مکمل ہونے تک مکہ سے نکلنا صحیح نہیں ہے۔ پس اس دوران جدہ جانا یا عرفات، منیٰ کی زیارت صحیح نہیں ہے۔

۴) مسجد الحرام و مسجد النبی کے پتھر پر سجدہ صحیح ہے اگر کبھی قالین بچھا ہو تو تنکوں کی چٹائی، پنکھا یا کاغذ رکھ کر سجدہ کریں۔ ہاتھ یا ناخن پر سجدہ غلط ہے۔

۵) موجودہ مراجع کے نزدیک شوال، ذی قعدہ اور ذی الحجہ میں بھی عمرہ مفردہ ہو سکتا ہے۔ البتہ عمرہ تمتع اور حج تمتع

کے درمیان عمرہ مفردہ نہیں ہو سکتا۔

(۶) جس نے جان بوجھ کر یا مسئلہ نہ معلوم ہونے کی وجہ سے طواف النساء چھوڑ دیا اسے خود جا کر کرنا ہوگا۔ بھولے سے چھوڑ دیا تو نائب بنایا جا سکتا ہے۔

(۷) مسافر کے لیے حکم شریعت ہے کہ دوران سفر یہ چار رکعتیں نماز قصر یعنی دو رکعت نماز پڑھیں لیکن چار مقامات ایسے ہیں جہاں مسافر کو اختیار ہے چاہے پوری نماز پڑھیں یا قصر پڑھے۔ ان میں مکہ و مدینہ بھی شامل ہیں۔ آقائی الخوئی کا فتویٰ ہے کہ یہ حکم مکہ و مدینہ کے پورے شہر کے لیے ہے۔ اس لیے خواہ مسجد میں نماز پڑھیں یا گھر میں اختیار ہے۔ رہبر کا فتویٰ ہے کہ یہ حکم صرف مسجد الحرام و مسجد النبوی کی حدود کا ہے باقی شہر میں نماز قصر ہی پڑھنا ہوگی۔ البتہ واضح رہے کہ مسافر اسے کہتے ہیں جو دس دن سے کم کسی ایک جگہ قیام کرے۔ پس اگر کسی کو مکہ یا مدینہ میں سے کسی ایک جگہ دس یا دس دن سے زائد رہنا ہو تو وہاں نماز پوری پڑھنا ہوگی۔

(۸) برادران اہل سنت کے ساتھ جماعت نماز میں شرکت کا ثواب ہے۔ اس لیے جماعت کی نیت کرکے مسجد الحرام اور مسجد النبوی میں نماز پڑھنا بہتر ہے۔ اس صورت میں حمد و سورہ بھی خود پڑھیں گے اور پوری نماز آہستہ آواز میں پڑھی جائیگی۔ خواہ وہ مغرب عشاء یا صبح کی نماز کیوں نہ ہو۔

عمرۂ مفردہ

اگرچہ ہمارا موضوع واجب حج ہے مگر ضمناً عمرۂ مفردہ (وہ عام عمرہ جس کا حج سے کوئی تعلق نہیں ہے) کا طریقہ بھی بتانا مناسب ہے۔ خصوصاً اس لیے کہ بعض حضرات جو پہلے مکہ آکر حج سے پہلے ہی مدینہ جانا چاہتے ہیں انھیں چونکہ پہلے یہ والا عمرہ کرنا پڑے گا اس لیے اس کا طریقہ معلوم کرنا ضروری ہے۔

اب تک جو پانچ کام بتائے گئے عمرہ مفردہ میں بھی پہلے یہی پانچ کام کرنا ہے۔ البتہ ان کی نیت وہ نہ ہو گی بلکہ

درج ذیل ہوگی:

① احرام باندھتے وقت : عمرہ مفردہ کا احرام باندھتا ہوں قربۃً الی اللہ۔

② طواف کے وقت : عمرہ مفردہ کا طواف کرتا ہوں قربۃً الی اللہ

③ نماز طواف کے وقت : عمرہ مفردہ کے طواف کی نماز پڑھتا ہوں۔ قربۃً الی اللہ

④ سعی کرتے وقت : عمرہ مفردہ کے لیے سعی کرتا ہوں قربۃً الی اللہ

⑤ تقصیر کے وقت : عمرہ مفردہ کے احرام سے فارغ ہونے کے لیے تقصیر کرتا ہوں قربۃً الی اللہ

اس کے بعد دو چیزیں اور کرنا ہیں جو عمرہ تمتع میں نہیں ہیں

① ——— طواف النساء

② ——— نماز طواف النساء

طواف النساء کا مطلب ہے کہ جب تقصیر کرلیں تو پھر کعبہ کی طرف واپس آکر پہلے والے طریقہ سے سات چکر لگائیں البتہ نیت یہ ہوگی:

"عمرہ مفردہ کے لیے طواف النساء کرتا ہوں قربۃً الی اللہ"

اس کے بعد بالکل پہلے طریقے سے مقام ابراہیم پر ۲ رکعت نماز پڑھیں جس کی نیت یہ ہوگی:۔

"عمرہ مفردہ کے طواف النساء کی نماز پڑھتا ہوں قربۃً الی اللہ"

واضح رہے کہ طواف النساء اور اس کی نماز عورت و بچہ کے لیے بھی ضروری ہے خواہ شادی شدہ ہوں یا غیر شادی شدہ

اور عمرہ مفردہ مکمل ہوگیا۔

دوسرے عمرے

● اگر کوئی شخص حج کے بعد یا بالکل شروع میں عمرہ تمتع سے بھی پہلے دوسرے عمرے انجام دینا چاہتا ہے تو اکثر علماء نے

اس کے لیے مدت کی قید لگائی ہے۔ بعض علماء کے نزدیک ایک ماہ میں صرف ایک عمرہ ہو سکتا ہے۔ بعض کے نزدیک دو عمروں کے درمیان کم از کم دس دن کا فاصلہ لازم ہے۔ مسئلے کی آسانی کی خاطر صرف موجودہ دو مراجع کا فتویٰ بیان کیا جاتا ہے۔ آقائی خوئی کے نزدیک اگر دونوں عمرے اپنے لیے کریں تو ایک ماہ کا فاصلہ لازم ہے لیکن ماہ سے مراد ۲۹ یا ۳۰ دن نہیں بلکہ مہینہ کی تبدیلی مراد ہے اور اگر یہ عمرے الگ الگ اشخاص کے لیے ہوں تو کسی بھی فاصلے کی ضرورت نہیں۔ ایک عمرہ صبح اور ایک اسی شام کو بھی ہو سکتا ہے۔ مثلاً ایک عمرہ اپنے لیے، دوسرا والدین کے لیے، تیسرا مرحومین کے لیے، چوتھا اولاد کے لیے تو بغیر کسی فاصلے کے روزانہ بھی انجام دیے جا سکتے ہیں۔ جبکہ رہبر نے ہر صورت میں احتیاط واجب کی بنا پر دو عمروں کے درمیان دس دن کے فاصلے کی شرط لگائی ہے۔ مگر جیسا کہ کتابچہ کے شروع میں گزرا احتیاط واجب کی بنا پر ان کے مقلد بھی چاہیں تو اس مسئلہ میں آقا خوئی کی طرف رجوع کر کے بغیر دس دن کی قید کے۔ دوسروں کے لیے روزانہ عمرے کر سکتے ہیں۔

- عمرہ زندہ کی طرف سے بھی ہو سکتا ہے، مردہ کی طرف سے بھی۔ ایک عمرہ ایک شخص کے لیے بھی ہو سکتا ہے، ایک سے زائد کے لیے بھی اور یہ بھی ممکن ہے کہ عمرہ ایک ایسے گروہ کی طرف سے کیا جائے جو کچھ زندہ اور کچھ مردہ ہوں۔
- مکہ میں قیام کے دوران اگر کوئی عمرہ کرنا چاہے تو اس کے احرام باندھنے کے لیے مکہ سے قریب ہی ایک مقام ہے جس کا نام تنعیم ہے۔ اس کو مسجد عمرہ یا مسجد عائشہ بھی کہتے ہیں۔ حرم کے سامنے سے بسیں بھی وہاں جاتی ہیں اور ٹیکسی بھی مل جاتی ہے۔ یہ مقام تقریباً چھ میل کے فاصلے پر ہے۔ البتہ واپسی میں مردوں کو چھپر بند بسوں کا مسئلہ درپیش آئے گا۔ رہبر نے اجازت دی ہے کہ اس مسجد عمرہ سے بند گاڑی میں آ سکتے ہیں اور کوئی کفارہ نہیں ہے، خواہ دن کو آئیں یا رات کو۔ آقائے خوئی نے احتیاط واجب لگا کر مردوں کے لیے منع کیا ہے۔ مگر احتیاط واجب کی بنا پر ان کا مقلد اس مسئلہ میں رہبر کے فتویٰ

پر عمل کر سکتا ہے۔

● اس مسجد میں پہنچنے کے بعد پھر اس طریقے سے احرام باندھیں جو گزر چکا ہے۔ جس کے لیے یہ بھی اجازت ہے کہ ہوٹل یا مسافر خانے سے احرام کی چادریں پہن کر اس مسجد تک جائیں اور وہاں صرف نیت اور تلبیہ انجام دیں۔ احرام باندھ کر واپس خانہ کعبہ آکر اسی طریقے سے پورا عمرہ انجام دیں جس کا تفصیلی بیان گزر چکا ہے طریقہ میں کوئی فرق نہیں ہے۔ صرف نیت میں ان افراد کا نام شامل کرنا ہوگا جن کی طرف سے عمرہ انجام دے رہے ہیں۔ اس میں بھی سہولت ہے خواہ ان کا نام لیں یا رشتہ۔ مثلاً والدین کے عمرہ کی نیت یہ ہوگی:

میں اپنے والدین کے عمرہ مفردہ کا احرام باندھتا ہوں۔ قربتاً الی اللہ۔

اسی طرح باقی تمام اعمال کی نیت بھی ہوگی۔

عورتوں سے متعلق چند مسئلے:

حج کے دوران عورتوں کو خاص طور پر حیض (ماہواری) کے مسئلے کا سامنا کرنا پڑتا ہے چنانچہ اس سلسلے میں چند باتوں کا جاننا ضروری ہے۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ عورتیں ایسی گولیاں یا دوائیاں استعمال کر سکتی ہیں جن سے ان کا خون حیض بند ہو جائے۔ البتہ اگر اس میں نقصان پہنچنے کا خطرہ ہے تو جائز نہیں۔

دوسری بات یہ کہ حج کے دو حصے ہیں پہلا حصہ عمرہ تمتع اور دوسرا حصہ حج تمتع کہلاتا ہے۔

تیسری بات یہ کہ حالت حیض میں عورت کے لیے صرف مسجد الحرام میں داخل ہونا یا ٹھہرنا حرام ہے پس ہر وہ کام جو مسجد الحرام میں انجام دیا جاتا ہے حیض کی حالت میں نہیں کیا جا سکتا ہے۔ اسی لیے عورت حیض کی حالت میں نہ طواف کر سکتی ہے اور نہ

طواف کی نماز پڑھ سکتی ہے بلکہ اگر طواف کر رہی ہو یا طواف کی نماز پڑھ رہی ہو اور حیض آجائے تو فوراً طواف یا نماز کو چھوڑ کر مسجد الحرام سے نکل آئے لیکن یہ واضح رہے کہ حیض کی حالت میں احرام باندھا جا سکتا ہے۔ اب ہم اس مسئلے کی کچھ وضاحت کرتے ہیں۔

① اگر پہلے حصہ عمرۂ تمتع میں حیض آجائے:

جب عورت حج کے پہلے حصے عمرۂ تمتع کو انجام دے رہی ہو اور حیض آجائے تو اگر وہ کعبے کے طواف اور اس کی نماز سے فارغ ہو چکی ہے تو اپنی حالت پر بالکل توجہ نہ دے اور باقی اعمال عمرۂ تمتع (سعی و تقصیر) انجام دے کر عمرۂ تمتع سے فارغ ہو جائے۔ اور اگر اس نے ابھی کعبے کا طواف نہیں کیا تھا اور حیض آگیا تو اسی احرام کو پہنے ہوئے مکہ آجائے اور اس وقت تک انتظار کرے جب تک حیض سے پاک ہو کر غسل نہ کرے۔ غسل کے بعد خانۂ کعبہ میں جا کر طواف کرکے عمرۂ تمتع کے باقی اعمال انجام دے کر عمرۂ تمتع مکمل کرے۔

لیکن بعض اوقات اگر اپنے شہر سے تاخیر سے چلے تو ایسے وقت میں مکہ پہنچتی ہے کہ اگر حیض سے پاک ہونے کا انتظار کرے تو حج شروع ہو جائے گا (مثلاً ۴ ذی الحجہ کو مکہ پہنچی اور اس وقت حیض کی حالت میں تھی۔ اب اگر وہ ۴ تاریخ سے حیض کے ختم ہونے کا انتظار کرے تو دس گیارہ تاریخ آجائے گی جبکہ ۹ تاریخ سے حج شروع ہو جائے گا تو اتنا وقت نہ رہا کہ حیض سے پاک ہونے کا انتظار کرے) اس صورت میں وہ پاک ہونے کا انتظار نہ کرے اور حج کا پہلا حصہ عمرۂ تمتع شروع کردے جس کے لیے احرام تو پہنے ہوگی طواف اور نماز چھوڑ دے باقی دونوں کام سعی و تقصیر کرلے پھر اس کا عمرۂ تمتع مکمل ہو گیا۔ اب دوسرے حصے حج تمتع کے لیے عرفات چلی جائے جب منیٰ سے فارغ ہو کر حج تمتع کے طواف کے لیے واپس مکہ آئے اگر اس وقت تک حیض سے پاک ہو چکی ہے تو پہلے جو طواف عمرۂ تمتع کا حیض کی وجہ سے چھوڑا تھا اس کو انجام دے پھر حج تمتع کا طواف کرکے حج کے باقی ارکان پورے کرے

اگر پاک نہیں ہوئی تو پاک ہونے کا انتظار کرے پھر پاک ہو کر پہلے عمرہ تمتع کا طواف کرے پھر حج تمتع کا طواف کر کے حج مکمل کرے۔

(۲) اگر حج کے دوسرے حصے حج تمتع میں حیض آجائے:

جب کوئی عورت حج کے دوسرے حصہ حج تمتع کو شروع کرے اور اسے حیض آجائے تو پہلی بات تو یہ یاد رکھے کہ حج تمتع کے مندرجہ ذیل اعمال اسی حالت میں انجام دیے جا سکتے ہیں چنانچہ اسی حالت میں انھیں انجام دے۔

(۱) احرام باندھنا (۲) عرفات میں ٹھہرنا (۳) مشعر الحرام میں ٹھہرنا (۴) منیٰ میں بڑے شیطان کو کنکریاں مارنا (۵) قربانی کرنا (۶) تقصیر (کچھ بال کٹوانا) (۷) گیارہویں بارہویں رات منیٰ میں رہنا (۸) گیارہویں بارہویں تاریخ کے دن تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارنا اور مندرجہ ذیل پانچ چیزیں اس حالت میں انجام نہیں دی جا سکتی ہیں ان کو چھوڑ دے اور پاک ہونے کا انتظار کرے پھر غسل کر کے یہ پانچ کام انجام دے۔

(۱) حج کا طواف (۲) طواف کی نماز (۳) صفا و مروہ کے درمیان سعی (۴) طواف النساء (۵) طواف النساء کی نماز۔

البتہ اگر مکہ سے وطن کی جانب فوراً واپسی ہے اور اتنا وقت نہیں ہے کہ یہ پانچ چیزیں چھوڑ کر پاک ہونے کا انتظار کرے۔ مثلاً ۸ تاریخ کو حیض آگیا اور اسی تاریخ کو احرام پہننا ہے۔ پس احرام پہن کر ۱۲ تاریخ تک پہلے آٹھ کام کر لیے۔ اب اگر عادت کے مطابق عورت کو ۱۵ تاریخ کو پاک ہونا ہے اور اس کو ۱۳، ۱۴ تاریخ کو واپس آنا ہے تو اب ۱۵ تاریخ تک انتظار نہیں کر سکتی ہے تو وہ یہ کرے کہ طواف حج اور نماز کے لیے کسی کو نائب بنائے اور جب نائب اس کی جانب سے طواف کرے اور نماز پڑھ لے تو خود عورت جا کر سعی کرے اور پھر آخر میں طواف النساء اور اس کی نماز کے لیے نائب مقرر کرے۔ اس کا حج مکمل ہو جائے گا۔

مدینہ منورہ میں کیا کریں

مدینہ خواہ حج سے پہلے جائیں یا بعد میں اس کے قیام کو غنیمت سمجھیں اور جتنا ہو سکے عبادات انجام دیں۔ خصوصاً درج ذیل امور پہ توجہ دیں۔

- زیادہ سے زیادہ وقت مسجد نبوی میں گزاریں۔ ادا و قضا جتنی نمازیں پڑھ سکتے ہیں پڑھیں کیونکہ یہاں کی ایک نماز ایک لاکھ نماز کے برابر ثواب رکھتی ہے۔ البتہ یہ ضروری نہیں کہ کوئی مخصوص تعداد مثلاً ۴۰ نمازیں ہی ادا کی جائیں۔
- جنت البقیع کی زیارت کریں۔
- مدینہ و اطراف مدینہ میں جو مقدس مقامات ہیں ان کی زیارت کریں خصوصاً مسجد قبا و میدان احد وغیرہ۔

مسجد نبوی کے اعمال

ویسے تو مسجد نبوی میں جو عمل چاہیں انجام دے سکتے ہیں مگر بہتر یہ ہے کہ درج ذیل امور ضرور انجام دیے جائیں:

○— مسجد میں باب جبرئیل سے داخل ہوں۔ واضح رہے کہ یہ واجب نہیں ہے، البتہ بہت زیادہ تاکید ہے۔

○— داخلہ سے پہلے اذنِ دخول پڑھیں۔

○— داخل ہو کر ۲ رکعت نماز صبح کی طرح تحیۃ المسجد کی پڑھیں۔

○— بعد نماز ۱۰۰ مرتبہ اللہ اکبر کہیں۔

○— رسول خدا و حجرہ فاطمہ کی ضریح کا طواف کریں اور اگر ممکن ہو سکے تو مکمل طواف کرے۔

○— پیغمبر اسلام کی زیارت پڑھیں اس کے بعد نماز زیارت پڑھیں

○— جناب سیدہ کی زیارت پڑھیں اور پھر نماز زیارت پڑھیں۔

○— جنت کے ٹکڑے میں زیادہ سے زیادہ نمازیں پڑھیں۔

○— آخری دن رخصت ہوتے وقت زیارت وداع پڑھیں۔

جنت البقیع کے اعمال

چونکہ فی الحال مردوں کو صبح و شام داخل ہونے کی اجازت ہے اس لیے وہ اذن دخول پڑھ کر داخل ہوں تو بہتر ہے۔ خواتین کو چونکہ داخلہ کی اجازت نہیں ہے' اس لیے وہ یہ سارے اعمال باہر ہی سے انجام دیں

- زیارت جناب سیدہ پڑھیں۔
- چار اماموں امام حسنؑ' امام سجادؑ' امام باقرؑ' امام صادقؑ کی زیارت پڑھیں اگر ممکن ہو تو جنت البقیع کے باہر ورنہ مسجد نبوی میں جا کر زیارات کی نماز پڑھ لی جائے۔

مندرجہ ذیل زیارات پڑھیں:

- جناب فاطمہ بنت اسد' فرزند رسول خدا حضرت ابراہیم' مادر عباس علمدار جناب ام البنین' فرزند امام صادق جناب اسمٰعیل' جناب حلیمہ سعدیہ' پیغمبرؐ کی پھوپھیاں صفیہ و عاتکہ' امیرالمومنینؑ کے بھائی جناب عقیل' جناب زینب کے شوہر عبداللہ ابن جعفر طیار' زخمی شہدائے احد

میدان احد کے اعمال

- جناب حمزہ کی زیارت پڑھنا۔
- شہدائے احد کی زیارت پڑھنا۔
- مسجد امام سجادؑ و امام صادقؑ میں نماز پڑھنا

مسجد قبا

اس مسجد کی زیارت کی بہت فضیلت ہے۔ اس میں ۲۰ رکعت نماز کی بہت تاکید ہے۔ اپنے قیام کے دوران کوشش کریں کہ کم از کم ایک مرتبہ یہاں نماز پڑھنے کا موقع مل جائے

میدان خندق

اس میدان میں چھ مساجد واقع ہیں۔ کوشش کریں کہ یہاں کی زیارت اور ادائیگی نماز کا موقع مل جائے۔

میدان بدر

مکہ مدینہ کے درمیان نیا راستہ بن جانے سے اب اس زیارت سے اکثر لوگ محروم رہ جاتے ہیں۔ مکہ مدینہ کے قدیم راستے پر بدر کا میدان اور قبرستان واقع ہے۔ جہاں ایک احاطہ میں شہدائے بدر کی قبور ہیں۔ اگر موقع مل سکے تو زیارت کریں۔

خیبر

فی الحال عمرہ وحج کے ویزے پر جانے والوں کے لیے خیبر جانے کی اجازت نہیں ہے

چند بڑی غلطیاں و غلط فہمیاں

۱۔۔۔ خود پر حج واجب ہونے کے باوجود حج پر نہ جانا اور والدین کو حج پر بھیج دینا۔

۲۔۔۔ حج واجب ہونیکے باوجود اسے نظر انداز کرکے عمرہ وزیارت انجام دینا۔

۳۔۔۔ غیر شادی شدہ بیٹیوں کی وجہ سے حج کو معاف سمجھنا۔

۴۔۔۔ عورت پر حج واجب ہونے کے باوجود حج پر یہ سوچ کر نہ جانا کہ بغیر شوہر یا محرم کے حج نہیں ہو سکتا۔

۵۔۔۔ جس مرنے والے پر حج واجب ہو اس کا حج کروائے بغیر میراث تقسیم کر لینا۔

۶۔۔۔ حج بدل پر ایسے مرد یا عورت کو بھیج دینا جو شرعاً حج بدل نہیں کر سکتے۔

۷۔۔۔ جدہ سے احرام باندھنا یا یہ خیال کرنا کہ نذر کرکے احرام باندھا جا سکتا ہے۔

۸۔۔۔ احرام سے پہلے غسل و نماز کو ضروری سمجھنا۔

۹۔۔۔ طواف میں دعا پڑھنے کو ضروری سمجھنا۔

۱۰۔۔۔ طواف کے دوران عورت کا لباس صحیح نہ ہونا مثلاً بال یا کلائی نظر آنا۔

۱۱۔۔۔ طواف کے دوران بائیں کندھے کو کعبہ سے ہٹا کر سینہ کو

کعبہ کی طرف کر لینا۔

۱۲۔۔۔ سعی میں صفا و مروہ کے درمیان آنے جانے کو ایک چکر سمجھنا۔

۱۳۔۔۔ ایسے شخص سے تقصیر کروانا جس نے خود اپنی تقصیر نہیں کی ہو جبکہ وہ احرام بھی پہنے ہو۔

۱۴۔۔۔ تقصیر کے دوران نامحرم کے سامنے عورتوں کا بال کھول کر ان کو کاٹنا

۱۵۔۔۔ صفا و مروہ کے درمیان سبز روشنی کے درمیان دوڑنے کو لازم سمجھنا۔

۱۶۔۔۔ عمرہ تمتع کے بعد دوست یا رشتہ داروں کے ساتھ اطراف مکہ (عرفات۔منیٰ) یا جدہ چلے جانا۔

۱۷۔۔۔ عمرہ تمتع و حج تمتع کے درمیان عمرہ مفردہ کرنا۔

۱۸۔۔۔ دسویں ذی الحجہ کی شب نماز مغربین کو عرفات میں ممنوع سمجھنا

۱۹۔۔۔ یہ خیال کرنا کہ عورتوں کو بھی مردوں کی طرح مزدلفہ میں سورج نکلنے تک رہنا ہے۔

۲۰۔۔۔ ۱۰ تاریخ کو تینوں شیطانوں کو کنکر مارنا۔

۲۱۔۔۔ عورتوں کا خود جانے کے بجائے کسی دوسرے کو اپنی طرف سے کنکر مارنے کے لیے بھیج دینا۔

۲۲۔۔۔ رہبر کے مقلدوں کا غیر شیعہ سے قربانی کروانا۔

۲۳۔۔۔ سعودی بینک کے ذریعہ قربانی کروانا۔

۲۴۔۔۔ قربان گاہ کے باہر ہی سر منڈوانا (کیونکہ قربان گاہ کا منیٰ میں ہونا مشکوک ہے جبکہ سر منڈوانے کا عمل منیٰ ہی میں ہونا چاہیے۔ اس لیے قربانی کے بعد واپس اتنا جائیں کہ یقین ہو جائے کہ منیٰ میں داخل ہو گئے۔ پھر سر منڈوانا چاہیے)۔

۲۵۔۔۔ طواف وداع کو واجب سمجھنا جبکہ یہ مستحب ہے۔

۲۶۔۔۔ مدینہ میں چالیس نمازوں کو لازم سمجھنا۔

۲۷۔۔۔ شوال یا ذیقعدہ میں عمرہ مفردہ کو ممنوع سمجھنا۔

۲۸۔۔۔ مسجد الحرام و مسجد نبوی میں سجدہ گاہ کا رکھنا ضروری سمجھنا جبکہ وہاں کے پتھر پہ بغیر سجدہ گاہ کے سجدہ صحیح ہے بلکہ رہبر تو وہاں کے قالین پہ بھی سجدہ کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔

۲۹ ـــ ناخنوں پر سجدہ کرنا بلکہ یہ کسی بھی صورت حتیٰ کہ حالت مجبوری میں بھی یہ عمل صحیح نہیں۔

اگرچہ ان کے علاوہ بھی غلطیاں وغلط فہمیاں ہوتی ہیں۔ مگر مذکورہ بالا بہت ہی زیادہ پیش آنے والے مسائل ہیں۔ اس کی تفصیل وصحیح مسئلے اسی کتاب میں پہلے گزر چکے ہیں۔

حاجی کون؟

صحیح حاجی وہ ہے جو وقتِ احرام کپڑے اُتارتے وقت گناہوں کا لباس بھی (توبہ کرکے اور بُرے اعمال ترک کرکے) اُتار دے اور احرام پہنتے وقت خوفِ خدا اور اطاعتِ الٰہی کا لباس بھی پہن لے۔

(مفہوم روایت امام سجادؑ)

قبولیت حج کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ وطن واپس آکر انسان اپنے گناہوں میں کمی اور پرانی عادتوں میں تبدیلی محسوس کرے۔